

باب عبادتِ قربان

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز اچھا پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدم پر دم آگئے عرض کیا کیا آپ اتنی تکلیف لیں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام المومنین بچوں کے لئے بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا میں خدا کا شکر گزار بندہ ہوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سو ج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے بچوں اور بچوں (سب کے لئے) بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا میں خدا کا شکر گزار بندہ ہوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اچھا پڑھتے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں دم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے بچوں اور بچوں (سب کے لئے) بخش دیئے ہیں آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر نماز کیے، کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سننے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ اسْتَفْحَثَ قَدَامَا فَعَقِيلُ لَهُ أَنْ تَكَلِّفَ هَذَا وَقَدْ عَفَا اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتِفُ حَتَّى تَرَى قَدَامَاهُ فَكَانَ فَعَقِيلُ لَهُ أَنْ تَكَلِّفَ هَذَا وَقَدْ جَاءَكَ أَنَّ اللَّهَ بَعَاكَ فَمَا تَعَفَّرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَصْبِي يَنْتَفِعُونَ هَذَا مَا لَا فَيْقَالُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (مَتَى لَكَ عَقِيلُ) أَنْ تَكَلِّفَ هَذَا وَقَدْ عَفَا اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَكَانَتْ وَمَا أَوَّلَ اللَّيْلِ كَقَوْلِهَا مَا كَانَ مِنْ أَشْهُرٍ أَوْ كَرِهُتُ أَلِي فِي أَمْسَةٍ خِلَافًا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَكَانَ سَمِعَ الْأَذَانَ

وَسَيَكُنْ مَعَكُمْ جُنُودًا أَفْضَلُ عَلَيْهِ مِنْ
النَّاسِ وَالْأَنْفُسِ وَخَدَجٌ إِلَى
الْعَلَوِ

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ بَابَ يَحْتَدِثُ مِنْهُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ خَاتَمُ هَذَا
فَأَمَّا طَعْنُ فَإِنَّ عَزِيزَ الرَّسَادَةِ وَ
أَضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْقَضَتِ اللَّيْلُ أَذَقَهُ
بِقِلِيلٍ أَوْ بَعْدَ بَقِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَسْجُ
النُّومَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ
الْأَيَّاتِ الْخَوَاصِّينَ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
ثُمَّ قَامَ إِلَى ثَلَاثِينَ مَعْلَقٍ كَتَبَهَا مِنْهُ
فَأَحْسَنَ التَّوَسُّعِ ثُمَّ قَامَ بِحَقِّهِ قَالِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ
إِلَى جَنِّهِمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسَمِعَ مِنْهَا مَا أَلْهَمَنِي عَلَى تَأْيِيدِهَا أَحَدًا
يَا مَوْلَايَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ قَالِ مَعْرُوفٌ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَضْطَجَعَ ثُمَّ
مَجَّاهُ لَا الْمَوَدَّةَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
ثُمَّ خَرَجَ فَخَرَجَ فَصَلَّى الْخَبِيرَ

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ
مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ خَمْسَةٍ وَرَكَعَةٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل منہ سے دہن
وضو منہ سے کرنا کے لیے تشریف لے
جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے سنا کر
جو کرب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی
خادمہ المومنین حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں غسل
کی فرماتے ہیں میں بستر کی چھڑائی کی جانب لیٹ گیا اللہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبا کی جانب آرام فرما جوئے
دینے ہی (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی نصف دن
سے کھیر پٹے یا بعد آپ بیدار ہوئے اللہ اپنے جسم سے
نیمہ دن کے اشاعت (حد) کرنے کے پھر آپ نے سورہ
الکوثر کی آخری دو آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے
لکھ جوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح دھو
فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں بھی
اگر آپ کے چلوں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اب دایاں ہاتھ سے سر پر رکھا اور سارا
دایاں کان پر رکھ کر مہذبہ شہداء کر دیا پھر آپ کے
کے مرتبہ دعا پڑھیں (ناز (تہجد) انا نزلانی حضرت
عن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں چوتھے مرتبہ۔ پھر آپ نے
قرآن مجید کی آیتوں کو لکھنے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی
تین رکعت پڑھی (پھر مومن کے آنے پر آپ اللہ کے
جوئے مدد کی رکعتیں (سنت پڑھیں پھر مسجد میں آکر پڑھا
لے لکھ اللہ صبح کی ناز انا نزلانی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں
پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیدار یا اگر ان کے قلم کی وجہ سے

رات کو سلاز دتہہ ہند پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں
اداکرہاتے۔

يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ الْعَوْمِ أَوْ
عَلَيْهِ عَيْنًا هُ مَنَعِي مِنَ الشَّهَارِ ثَلَاثِي
عَشْرًا وَكَعْتًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منہ راستے ہیں
کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی رات کو سلاز دتہہ ہند پڑھتا ہو تو وہ بھی رکعتوں کے
ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ
أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتِمْ مَمْلُوءَةً
بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت زید بن خالد جوفی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے چلنے
یا شیے کی چوکھٹ سے ٹکیر مار کر کھڑا ہو گیا میں نے دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فقر رکعتیں پڑھیں۔
پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو دو
رکعتیں پڑھیں ہر ایک دو رکعتیں پہلی ہر ایک دو رکعتوں سے
مختصر تھیں پھر آپ نے دو رکعتیں اس طرح پڑھیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَوْفِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا رَمَقَ صَلَاةٍ
تَسْأَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقْصُودًا مِمَّا عَشَرَةً أَوْ خَمْسًا أَوْ ثَلَاثَةً
تَسْأَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَكُفِّرَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَكُفِّرَ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ الثَّلَاثِ قُلْتُ مَا
فُكِّرَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ الثَّلَاثِ
قُلْتُ مَا فُكِّرَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ الثَّلَاثِ
قُلْتُ مَا فُكِّرَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ
الثَّلَاثِ قُلْتُ مَا فُكِّرَ أَوْ كَثَرَتْ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رُكْعَةً.

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان
المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔
ام المؤمنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ
نہیں پڑھتے تھے۔ (بیضا) چار پڑھتے اور تو
ان کی ہمدی اور لیا کے بارے میں مت پرچہ
پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت مختصر۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُزِيدَنِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ صَلَّى إِحْدَى
عَشْرَةَ رُكْعَةً يَوْمَئِذٍ أَرْبَعًا لَوْ كَانَ مِنْ عَشِيرَةٍ
وَأُخْرَى ثَلَاثِينَ أَرْبَعًا لَوْ كَانَ مِنْ عَشِيرَةٍ
وَأُخْرَى ثَلَاثِينَ ثَلَاثًا قَالَتْ مَا أَشَدَّ

وَحِیَیْ اِلٰهٌ عَنْهَا قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَسُوْلُ اُمَّتٍ قَبْلَ اَنْ یُّوَدَّ
فَقَالَ یَا عَائِشَةُ رَسُوْلُیْ اِلٰهٌ عَنْهَا اِنْ عَلَیَّ
فَنَامَانِ وَ لَا یَسْمَعُ قُلُوْبُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
یُحِبُّ مِنْ اللَّیْلِ اِحْدَاثَ عَشْرَةٍ وَ كَحْنَةً
یُوَدُّ بِرِیْثُهَا وَ اِحْدَیْةً فَاِذَا اَكْرَهَ مِنْهَا
اَضْلَجَ عَلٰی رِیْثِهِ الْاَیْمَنِ

وَعَنْهَا مَا لَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مِنَ اللَّیْلِ لَیْسَ
رَأْعَامَ

هَذِهِ حَدِّیْثٌ مِنْ الصَّحَابِ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَمَّا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ مَا لَمْ یَكُنْ حَقْلًا
فِي الْعِشَاءِ كَالِ اللّٰهِ اَكْبَرُ دُو الْمَلَكُوْتِ
وَ الْجَبَرُوتِ وَ اَلِکِبْرِیَّاءِ وَ الْعِظَمَاءِ مَا لَمْ
یُحَرِّکْهُ الْبَقَرُ وَ کَحْرَ دَکْرٍ مَّا كَانَ رُکُوْعُهُ
تَحْوِیْنِ قِیَامِهِ وَ كَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ مَعْرُ
تَعْرِ رَأْسَهُ مَّا كَانَ قِیَامُهُ تَحْوِیْنِ
رُکُوْعِهِ وَ كَانَ یَقُوْلُ رَبِّیَ الْحَسْبُ
رَبِّیَ الْحَسْبُ مَعْرُ سَجْدًا مَّا كَانَ سُجُوْدُهُ
تَحْوِیْنِ قِیَامِهِ وَ كَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مَعْرُ
رُکْرُ رَأْسَهُ مَّا كَانَ مَا یُنِیْنِ السَّجْدَتَیْنِ
تَحْوِیْنِ السَّجْدَتَیْنِ وَ كَانَ یَقُوْلُ مَا یُنِیْنِ
السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَ اَلْاَعْرَافَ
وَ الْبَنَیْنَ وَ الْاَمَیْنَةَ وَ اَوَّلَ الْاَنْعَامِ شَعْبَةً

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ترپے سے قبل اُنہی کے لئے عرض
ہو کہ آپ نے فرمایا ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
موتی ہیں لیکن یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طیلسم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں
سے ایک رکعت کے ساتھ دُعا کرتے تھے (یعنی دو رکعتوں
کے ساتھ تیسری رکعت کا ذکر کرتے تھے) یہ کہ صرف ایک رکعت
ادا کرتے (جب آپ نماز میں تھے تو انہی پڑھتے تھے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔
(یعنی کبھی کبھی)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
انہوں نے حضرت حذیفہ سے اسے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع
کی تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے جو بارگاہِ حکومت
بڑا ہے اللہ بڑا ہے۔

پھر آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع
فرمایا آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے۔
پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکعت کے برابر قمر کیا اور
”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ پڑھ کر پڑھتے۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے
میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھتے تھے۔ پھر
سر اللہ اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے
جیسا جلد فرمایا اور آپ ربی العظیم پڑھتے
تھے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء
اللہ یا سورہ انفصاف تلاوت فرمائی۔
حضرت شعبہ (راوی) کہ شک
ہے کہ سورہ اللہ بھی یا سورہ

أَشْفَقَ مِنْكَ فِي الْعَاشِرَةِ وَالْأَتَمَةِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّتٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُنْتُ يَتْلُو قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ
بِأَمْرِ سُوءٍ فَبَيَّنَّ لِي مَا هَمَمْتُ بِهِ قَالَ
هَمَمْتُ أَنْ أَفْعَلَ وَأَدْعِيَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحْمِلُونَ
جَالِسًا فَحَقْرًا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا تَلَّى
مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْ مَآ يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ
أَرْبَعِينَ آيَةً فَقَامَ فَحَقْرًا وَهُوَ قَائِمٌ
مُتَرَكِّمٌ وَسَجَدَ مُتَرَكِّمٌ فِي السُّجُودِ
الْثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي
لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا
هَذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعًا وَسَجَدًا
وَهُوَ قَائِمٌ فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ
رَكَعًا وَسَجَدًا وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سُبْحَتِهِ قَائِمًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ

الضام.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نماز تہجد میں اگر ان پاک
کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد
میں تہجد کی آپ نے اتنا کمال کیا کہ میں نے ایک بار سب
الزادہ فرمایا: آپ نے جواب دیا: میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ
جھاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم (بعض) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت
میں قرأت فرماتے اور میں چاہیں آیات کا اندازہ قرأت
وہ حالت تو کمرے ہو کر پڑھتے۔

بھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسرا رکعت
میں اسی طرح کرتے۔

حضرت عبداللہ ابن شعیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل نماز کے بارے میں پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی تو
رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی
جتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کمرے سے قرأت
فرماتے تو اسی صحت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی
جھکتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی سوجھ
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور رکوع اور سجدہ
نایت شکر پڑھ کر پڑھتے یہاں تک کہ درود سجدہ پہنچنے
کے لیے سجدوں سے بھی بڑھ جاتے۔

وَيُرْوَاهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلٍ
وَمِنْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ
حَتَّى كَانَ الْكُتْمُ صَوْتَهُ وَهُوَ جَالِسٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ صَلَوَاتُكَ مَكَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّلُمِ وَ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فِي مِيزَانٍ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي
مِيزَانٍ.

عَنْ حَمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
رَكَعَتَيْنِ حِينَ يُظْلَمُ الْقَبْرِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
قَالَ الْكُتْمُ أَرَادَ قَالَ غُلُوبَتَيْنِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي رَكَعَاتِ رَكَعَتَيْنِ
قَبْلَ الظُّلُمِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
كَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَنِي
حَمَّامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِرَكَعَتَيْنِ الْغَدَاةِ
وَلَمْ يَرََاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّلُمِ رَكَعَتَيْنِ وَ
بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ

یعنی خوب شہر ظہر کر پڑھنے کا
(وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا نماز میں (ظہر نماز) اکثر بیڑہ پر پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشا (مہتابہ) میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد از دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوئی اور سورۃ اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ (ابو داؤد) کھڑکی سے جیل کے مطابق حضرت عائشہ نے یہ کیفیت بیان کی کہ ابوجہز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے یاد پڑنے کو آپ آنحضرتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد از دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ (آپ کے ہمیشہ) اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ دو رکعتیں صبح بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد از دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء

وَالْجَمَاعَةُ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثِينَ.
 عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْنَا عِيسَى
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَكَانَ
 أَكْثَرُ لَا يُحِبُّونَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ
 أَطَاعَ مِثْلَ ذَلِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ
 الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْتُهَا مِنْ هَهُنَا جِئْنَا بِصَلَاةِ
 الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ
 مِنْ هَهُنَا كَهَيْتُهَا مِنْ هَهُنَا جِئْنَا بِصَلَاةِ
 الصُّبْحِ أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا
 وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا
 يُفْعِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ يَأْتِيْنِي مِنَ
 الْمَلَائِكَةِ السُّفْرَتَيْنِ وَالتَّحِيَّتَيْنِ وَهُنَّ
 يَبْعَثُهُنَّ رُوحَ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُسْلِمِينَ

بَابُ صَلَوةِ الصُّبْحِ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 مَعَاذَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَتْ لِعَاصِمِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 أَكَّانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 الصُّبْحَ قَامَتْ نَحْمُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ
 مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
 الصُّبْحَ سِتَّ رَكَعَاتٍ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ
 مَا أَتَيْتُهُ فِي أَحَدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَّا أَمْرًا هَلَاكًا
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَالًا مِمَّا حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَّلَ بَيْنَهُمَا

کے بعد اللہ دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن مرثدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ میں (اللہ نے)
 فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے
 کیا سوچ میں سے پڑھ کے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ فرمایا حسب صبح اور عصر (مشرق) میں اس طرح پڑھنا
 صبح طرح صبح کے وقت اور دسرب میں جو تپا ہے تو آپ
 دو رکعتیں پڑھتے اور جب صبح اور عصر (مشرق) میں اس طرح
 پڑھنا۔ صبح طرح۔ عصر کے وقت اور دسرب میں جو تپا ہے
 تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ عصر سے پہلے چار رکعتیں
 میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں اور آخر اتنے
 پر دو رکعتیں کے دو میلان و مغرب فرشتوں، انبیاء کرام اللہ ان
 کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر اسلام کے ساتھ جہان کی کشتی

بَابُ نَافِلَاتِ

حضرت یزید بن مرثدہ سے مروی کہ میں نے حضرت معاذ
 بن معاذ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
 کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت اور نوافل سے
 آپ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) سے فرمایا ہاں چار رکعتیں
 جتنی زیادہ اللہ چاہتا، اور فرماتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چار رکعتیں
 اور فرماتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ابی اللہ رضی اللہ عنہا
 کے کسی سے نہیں بتایا اس سے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت
 ام ابی اللہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں غنیمت کہ کے دن آنحضرت

يَوْمَ قَتَلَ مَكَّةَ مَا هَتَلَتْ فَبَيَّعَ شَعَائِي دَعَاءَاتِ
مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاحًا قَطُّ أَحَدًا وَنَهَانِي
أَقْدًا كَانَ يُبْعَثُ الزُّكُوعَ وَالشُّجُودَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِمَا يَشْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَ كَانَ
الْبَيْتُ سَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الشُّعْ
قَالَ لَمْ يَلَا أَنْ يَبْعَثَ مِنْ مَدِينَةٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْمَلْحَمَةَ حَتَّى تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مِنْهَا حَتَّى تَقُولَ لَا يُصَلِّيَهَا.

عَنْ أَبِي الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُذَمِّنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قُلْتُ
إِنَّكَ مُنْذَرٌ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ الرُّكَعَاتِ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنْ أَبْزَلَبَ السَّمَاءُ
تَفَتَّحَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَلَا تُرْتَبِ
حَتَّى تَقُولَ الظُّهْرُ حَاجِبٌ أَنْ يَصْعَدَ فِي
فِي يَدِكَ الشَّاعِرَ خَيْرٌ حَتَّى أَفْ
تَكَلِّمَ قَبْلَ آدَمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ
فِيهِمْ تَسْلِيمٌ فَأَمِلَ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ
الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَمَرَ أَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے ترجمہ تشریف دے آپ نے فعل مبرا علیہ
آخر رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اس وقت تک
حد میں نہ دیکھا تھا کہ میں نے کیا البتہ آپ کو اللہ سبحہ و تعالیٰ فرماتے تھے
حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا
جی ہاں (پڑھتے تھے) البتہ جب مسجد سے واپس تشریف
فرمیں (تو پڑھتے تھے)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکعتیں اس کثرت سے نماز چاشت
ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں تنگ فرمائی گئے اللہ
(کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (خدا یہ) اب
خیر پڑھیں گے۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے کے وقت
چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب سورج نڈال شمس کے وقت چار
رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کا کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا
کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اللہ نماز ظہر تک بند
نہیں جرتے (اسی لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت
سیر کوئی بڑکانی اور پر کو (خدا کے حضور) پڑھے۔ جسے
عرض کیا، کیا یہ رکعت میں عزائم ہے، آنحضرت صلی اللہ
عہ وسلم نے فرمایا ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے دروازے
بند ہوتے ہیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے
چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے۔ جسے اور فرماتے کہ اس وقت
آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اسی لیے) میں
پسند کرتا ہوں کہ مسیحا کوئی اچھا صلہ اور

يُصَلِّعَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُهَا بِحُضْرَةِ الزَّوَالِ وَيَعْمَلُ فِيهَا.

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا أُصَلِّي فِي سَبَقِ أَحَدٍ إِلَّا مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ لِأَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ صَلَاةٍ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ فَيُعْطِلُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ وَجْثَ

کو جائزہ

حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے وقت (بعد) یہ نماز چھ ماہ کرتے تھے اور اس میں کافی روئے منہ کرتے تھے۔

بَابُ نَوْمٍ فِي نَفْلِ

حضرت عید بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں، گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (میں گھر میں پڑھتا ہوں یا مسجد میں) آپ فرمایا: پڑھو گھر میں اگر مسجد سے کتنا قریب ہو پھر بھی مسجد میں پڑھو اگر گھر میں مار چھانڈا پسند کرنا میں بہت اگرمیں نماز میں اس میں فرض نماز

بَابُ رُؤْيَا رُكْنًا

حضرت عید بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی اس روز مسلسل رکعتیں رکھتے کہ ہم خیال کرے (شاید اب) روزے ہی رکھتے تھے ان کے اللہ کسی اس طرح رکعتیں انظار فرماتے کہ ہم سمجھتے شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت انگیز ترین کام کے بعد رمضان شریف کے روزے بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مبارک کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى آتَ لَا
يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَ مِنْهُ وَيُعْطِ
مِنْهُ حَتَّى تَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ
أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَنتَ
لَا تَسْأَلُ أَنْ تَرَاهُ مِنْ الْفَيْلِ
مُصَلِّيًا إِلَّا أَنْ آيَتُهُ مُصَنِّيًا
وَلَا تَسْأَلُ إِلَّا رَأْيَهُ مَا شَاءَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى
تَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَلْبِسَ مِنْهُ لِكُلِّ عَمَلٍ لِلَّهِ
مَا يُؤْتِي أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَيْئًا كَمَا جَاءَ مِنْهُ
قَوْلُهُ الْمَوَدَّةُ إِلَّا رَمَضَانَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ شَيْئًا مِنْ شَأْنِ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَنَحْنُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَيْءٍ أَكْثَرَ
وَمِنْ شَأْنِ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانَ يَصُومُ شَيْئًا إِلَّا قِيلًا
بَلْ كَانَ يَصُومُ كُلَّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غَيْرَةِ كُلِّ شَيْءٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَدَّمَكَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
عَنْ مَعَاذَةَ قَالَتْ قَدِمْتُ بِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ مَشْهُرٍ قَالَتْ نَحْنُ قَدْ كُنَّا مِنْ آقِمْ
كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لِكُلِّ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِهِ

ترجمہ شریف القرآن

ترجمہ شریف القرآن

کبھی کبھی جیسے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ
پہلی گاہ جتنا شاید اب (آپ کا) انتظار کا ارادہ نہیں
اللہ کبھی تسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ میں خیال
چھوڑا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اللہ
اگر اے مخاطب! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات
کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہیے تو اس حالت
میں دیکھو گا کہ وہ آرام فرماتے کی حالت میں دیکھنا چاہیے تو آرام فرما رہا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات تسلسل روزے رکھتے یا
کبھی کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اللہ کبھی تسلسل
روزہ چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم بیکار کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرماتے
اگرچہ روزہ پڑھنے کے بعد رمضان کے روزہ کبھی بھی چھوڑ دیتے
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کبھی اللہ رمضان کے روزہ کبھی وہ اپنے شہادت روزے
رکھتے نہیں دیکھا انھوں نے جیسے میں کبھی رمضان کے روزے میں کبھی نہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے روزے
سے زیادہ کبھی جیسے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا
آپ انھوں میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا
مہینہ روزے رکھتے مہینہ رمضان نے کثرت سے رکھنا شروع فرمایا
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر روزے کے شروع میں تین
روزے رکھا کرتے تھے اللہ بہت کم جمعۃ المبارک کا
روزہ چھوڑتے۔

حضرت معاذ کہتے ہیں میں نے (ام المؤمنین) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر روزے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کہ وہ روزے میں؟ انہوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی تعیین کی پہلا وہی کرتے تھے ایسی چیز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
صَوْمَ الْأَشْهُينَ وَالْخَمِيسِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ أَكْثَرِ
مِنْ حَيَاتِهِ فِي شَجَاتٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضُ الْأَعْمَالُ
يَوْمَ الْأَشْهُينَ وَالْخَمِيسِ
فَأُجِبَتْ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا
حَيٌّ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْعِ وَالْأَحَدِ
وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْأَخِيرِ الثَّلَاثَةَ
وَالْأَرْبَعَةَ وَالْخَمِيسَ.

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فَاشُورًا
يَوْمًا يَصُومُهُ قَرِيشٌ فِي النَّبَا حَيْثُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُهُ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ
صَامَةً وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا اخْتَرَضَ
رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانَ هَذَا الْفَرِيقَةَ وَ
كُرِكَ عَاكِثُورًا آتَى قَسَمَ صَامَةً
وَمِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

عَنْ حَلَقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفْضَلُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے
رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ
کسی دوسرے مہینے میں روزہ نہیں رکھتے
تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر اور جمعرات کو اعمال
اندر اندر تھالے کے صحن (پیش کئے ہوئے ہیں
پیس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب
سیدہ اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ
رکھا ہوا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، چھ ماہ، اقرار اللہ
کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل،
بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاصیہ
میں قریش و عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے
جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہی آپ نے عاشورہ
کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا
لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان
ہی فرض رہا اور عاشورہ کا فرض روزہ، چھوڑ دیا گیا۔ جب
چاند عاشورہ کا روزہ اٹھایا لگا اور جس نے چاند نہ رکھا۔ یعنی عاشورہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دَيْسَةً
وَأَنْتُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
خَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَشِيٍّ أَمْرًا فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَتَلَّ
كَلَامًا لَا تَمَامُ الْقِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْيَالِ
مَا لَيْسَ لَكُمْ فَخَرَّ اللَّهُ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَلَّى
تَلَّوْا وَكَانَ أَحَبُّ ذَلِكْ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيْفِ
بِمَا وَمَعْلُومٌ صَائِبَةٌ.

عَنْ أَبِي صَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
اللَّهُ عَنْهَا أَمَّا الْقِيلِ كَانَ أَحَبُّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
مَا وَفَّقَ عَلَيْكَ وَإِنْ تَلَّ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَمَسَّكَ مَكْرَ
فَامْ يَصِيْقُ فَحَسَنَتْ مَعَهُ فَبَدَأَ فَنَسْتَقَمَّرُ
الْبَهْدَ فَخَلَا يَسْمُ بِأَمَةٍ وَحَسَمَةُ الْأَوْفَقِ
مَسَّكَ وَلَا يَمَلُّ بِأَمَةٍ عَدَا ابْنِ الْأَ
وَقَفْتُ فَتَعَوَّذَ مَكْرَ مَكْرَ فَحَسَنَتْ رَأَيْتُ
بَعْدَ بَرَقِيَامِهِ وَ يَقُولُ لِي رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ فِيهِ الْعَجَبُ وَمِنْهُ وَالْمَدْحُ كَوْنُ
وَالْكَبِيرِيَاءِ وَالْعُظْمَى مَكْرَ مَسْجِدًا
يَعْلَوِي رَكُوعِي وَيَقُولُ لِي سَجُودِهِ
مِنْهَا لَوْ الْعَجَبُ وَمِنْهُ وَالْمَدْحُ كَوْنُ

اسم المزمع رضى الله عنه فانه نزل انما كانت صلوات الله عليه وسلم كما
سلكوا وانما هو انما قد تم من كونه حضور صلوات الله عليه وسلم كما
فانما اجابت كما طاعت ركنه ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ہی تشریف لائے۔ اس وقت امیر کے پاس ایک صحبت تھی۔
تپ نے فرمایا کہ یہ ہے! میں نے عرض کیا کہ اس وقت ہے ایسا نام
یا، صحبت میری تھی اس وقت کہ ہے! آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ جو وقت رکنہ جو قسم بخدا!
اللہ تعالیٰ تک میں پڑتا اسباب میں میں بیان تک کہ جو قسم بخدا!
تک آواز۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ
تک میں کون ہے اس پر میری تمام رہے اس میں پہلے تھوڑا دیر
چیز کیا جیسے نزلہ پسند ہے!

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
میں نے اس کو پسند کیا جیسے چاہے تم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے
سوارک کا اور فرمایا اللہ میرا راز دہنے کے لیے کہے ہو
گئے ہیں مجھے آپ کے ہر کلمہ پر گواہی! آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ فتح کے ساتھ قرأت شروع
کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچے تو فرمایا اللہ
کا سوال کہتے اللہ جب آیت باری پر پہنچے کہ اللہ
پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اللہ پر نماز حکومت ملایا
جائے اللہ عظمت ملایا (اب) پاک ہے پھر آپ
نے بقدر رکوع اسجد فرمایا اللہ پر نماز حکومت
ادشاہت جائے اللہ عظمت ملایا (اب) پاک
ہے پھر آپ نے دوسری رکعت میں اسجد آلو

میں پڑھی پھر اُمّی رکعت میں سورۃ النساء اور
اچھری رکعت میں سورۃ المدہ پھر اُمّی رکعتوں میں آپ
اس طرح کہتے اُمّی پہلی رکعت کی طرح رکعت دوم پڑھنا

باب قرأت فرما

حضرت علی بن ابی طالب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنا سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ کے بارے
میں پوچھا میں انہوں نے سنا کہ اہل بیت رضی اللہ عنہما، عشاء
صاف اور جدا جدا حروف کی بات یہاں سے کرانے
تھیں، اچھی صورت میں اللہ و کلام عرب کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
انور بن ملک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
منہرایا آپ حسب منزلت (حروف کو) کھینچ
کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا منہرایا میں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کہ آیت) جدا
جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ
بہ العالین پھر وقف فرماتے اللہ بزرگ رحیم،
پھر آپ وقف فرماتے اللہ بڑھتے۔ اُمّی یوم

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے
میں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند
آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے منہرایا
آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کہیں آپ آہستہ پڑھتے
اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے
حق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت
رکھی ہے۔

وَالْكَبَرِيَّاءِ وَالْعَظُمَاءِ ثُمَّ قَرَأَ الْكَافِرَاتِ
يَعْمَرَاتِ ثُمَّ سُورَةَ مَوَدَّةٍ يَفْعَلُ
مِثْلَ ذَلِكَ.

بَاب مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْلُومٍ أَنَّ سَالَةَ
أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ
مِنْ تَحْتِ قِوَامِهِ مُنْشِدَةً حَرْفًا
حَرْفًا.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ مِثْلَ يَحْيَى اللَّهُ
عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَذًا.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ
هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامِ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَانَ يُبَيِّنُ بِالْقِرَاءَةِ
أَمْ يَجْعَلُ؟ قَالَتْ كَانَ ذَٰلِكَ هُوَ
كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَمْتًا وَرُبَّمَا أَجْهَرَ
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
رَبِّي الْإِلَٰهَ سَعَةً.

عَنْ اَبِي هَالِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
كَانَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَ اَنَا
عَلَى حَيْثُوتِي.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطْعِلٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَابِتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ
وَهُوَ يَقْرَأُ اِنَّا كُنْصَانُكَ فَتَحْنَا
مُحِبِّينَا لِمُحِبِّكَ اللهُ مَا تَقْتَضِيهِ
ذُنُوبُكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَعُ
عَنْهُ وَكَانَ مُعَايِمَةُ بْنُ هُرَيْرَةَ لَوْ
لَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَى لَأَخَذْتُ
لَكَ فِي ذَالِكَ الصَّوْتِ اَوْ كَانَ
الْقَلْبُ.

عَنْ مَسَاوِدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ
الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَ حَسَنَ
قَبِيْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَ كَانَ
لَا يُرْجَعُ.

عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفْعًا يَسْمَعُ مَنْ فِي
الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.
بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ مُطْعِلٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ رَضِيَ
بْنُ الْقَيْسِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ اَقْبَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے
سات کے وقت (اپنے گھر کے) چھت پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت
سنا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مطعل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ بقرہ کے ط آیتوں
پر لکھا آپ پڑھ رہے تھے اِنَّا كُنْصَانُكَ اَلَمْ
ابن عسکرم نے آپ کو طالع فتح دی تاکہ اللہ قتلے
آپ سبب آپ کے پہلے اللہ بعد اولوں کے صواب
کو بخش دے، آپ غرضی آواز سے قراءت فرماتے
عبداللہ بن مطعل کہتے ہیں امیر سے استاد معاذ بن
قوس نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے مع جوئے کا لہ نہ ہوتا تو میں
اسی آواز میں ایک ایسی جے میں اسنا تا طرہ کرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہر نبی کو جو بعثت اور خوش آواز چاکر بھیجا اور تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی، خوب تو اللہ غرضی آواز سے
اللہ آپ قراءت میں وہمید، خوش طبع الہامی
ہیں فرماتے تھے۔ یہی خوش طبع الہامی ہے پڑھنا آپ کی
حدت مبارک نہیں تھی بلکہ کبھی آپ اس طرح پڑھتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اتنی
بند ہوتی کہ صحن میں بیٹا ہوا آواز سن دیتا مگر آپ
گھر کے اندر غلہ پڑھ رہے ہوتے۔

باب انس مبارک

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن
زبیر (رضی اللہ عنہما) سے حدیث کرتے ہوئے
انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَرَجُوفِهِ أَذْيَمُ كَابِرٍ
لَيْسَ جَبَلٍ مِثْلَ الْبَيْكَاغِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْتُ فَكَلِّتْ يَا رَسُولُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ فَمَنْ لَكَ فَمَنْ لَكَ
أَمْرٌ قَالَ إِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْغَرَهُ مِنْ عَمَلِي
فَقَدْ أَتَى مَوْرَدَ الْبَيْكَاغِ حَتَّى بَلَغَتْ وَجْهَتُنَا
هَلْ عَلَى هَذَا شَيْءٌ قَالَ قَدْ آتَيْتُ عَيْنِي
الْبَيْكَاغِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلَاحَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْتُ فَكَلِّتْ يَا رَسُولُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ فَمَنْ لَكَ فَمَنْ لَكَ
أَمْرٌ قَالَ إِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْغَرَهُ مِنْ عَمَلِي
فَقَدْ أَتَى مَوْرَدَ الْبَيْكَاغِ حَتَّى بَلَغَتْ وَجْهَتُنَا
هَلْ عَلَى هَذَا شَيْءٌ قَالَ قَدْ آتَيْتُ عَيْنِي
الْبَيْكَاغِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلَاحَ

پس معلوم ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اللہ
آپ کے سینہ مبارک سے ہتھیاں کے جوش کھڑے ہونے کی آواز رہی تھی
حضرت عبداللہ بن معرور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگر) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ
کے سامنے پڑھوں مگر آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے
فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں پھر میں نے سونا
نہا۔ رضی اللہ جب میں وجہ ثابت ملی تو فوراً شہید ہو گیا
فرماتے ہیں تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن معرور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک
دن سعدی کو گھنٹا گھا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھنی سہرو کی (اتنا بقیام کیا کہ) آپ
روک روک کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے پھر آپ نے
روک فرمایا (اور اتنا بکروٹ فرمایا) گویا کہ آپ رگڑے
سراں عین ٹھائیں گے پھر نہایت سہاگہ کر دیا اور پھر
سجدہ فرمایا تو اس میں کافی روٹھ رہے رہے۔ اور تو نے
سجدوں کے درمیان نہایت لبا جلد فرماتے کہ جہاں آپ نے
دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی (دیر ٹھہرے) گویا کہ آپ
سجدہ سے سر مبارک نہیں ٹھائیں گے۔ سجدے کی
حالت میں آپ کراہنے اللہ دے گئے اور دعا فرمائی
"اے میرے پروردگار! کیا تم نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب
تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے
میرے پروردگار! کیا تم (اور وہ نہیں کہ جب تک یہاں تھی)
بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔
(اے اللہ!) اے تم تجھ سے بخشش کے طلب گار
ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو صبح
روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

قہار کی صورت کی اور مراد ہے ملک مروجہ اور پرامن اور شہ قہار کی
لشہریوں میں سے وہ نشانیں میدان کو گھس کر صورت پرامن کی وجہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزاع
کی حالت میں قہر بنی میں پیدا ہوئی اور پھر اپنے سانسے رکھ دیا۔
پھر آپ کے سانسے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام
ایمن رضی اللہ عنہا اصرار کے ساتھ سے بیچ پڑی تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا قرآن اللہ کے رسول کے سانسے
میں ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں
بے شک ہے (آنسو رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال
میں بھلائی پر ہوتا ہے) بے شک اس کی جان وہ نفی ہلوؤں کے
درمیان سے نکال جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ
کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت
شہن بن مسلم بن رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ دے رہے تھے
اور دہم سے تھے یا رادہ نے کہا، آپ کا آنکھوں سے
السر جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس کھڑے فرما گئے، میں نے دیکھا کہ
آپ کا آنکھوں سے آنسو جاری تھا، آپ نے فرمایا کیا تم
میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج راستہ جابجیا ہو، انہی
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں ہوں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ
عنہ نے قبر میں اتارے (اللہ انہیں دوزخ
کیا)

يَوْمَ تَأْتِي سَأَلَ وَيَخْتَارُ ۚ ذَا
الَّذِي عَمِلْنَا فَتَانًا عَمْرًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ
عَلِمَ ۚ

عَلِمَ ۚ اِنَّ عِبَادِي رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
قَالَ اَحَدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّهُ تَقِيْنُ مَا خَشَعَتْهَا
لَوْ خَفَعَهَا بِرِئَاسَتِهِ فَمَا تَدْرِي
بِمَنْ يَدْرِي وَمَا تَدْرِي اَمْ اَمِيْنٌ
فَكَالَ يَقِيْنُ الَّذِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتَهْكِيْنُ وَتَدْرُسُوْهُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَا تَدْرُسُوْكَ اَزَالَهُ تَبْرِيْ
قَالَ اِنَّ لِّيْ لَسِتْ اَبِيْ اِسْمَاحِي رَحْمَةً
لِّاَنَّ الشُّرُوْخَ يَكُوْنُ خَيْرٌ عَلٰى كُنْ سَابِي
اِنَّ لَفَسَةً تُنْزَعُ مِنْ مَّيْنٍ جَنَّتِيْنِ
وَهُوَ يَحْتَدُّ اللّٰهُ تَعَالٰی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَتَلَ عَدُوْمَانَ بَنَ مَظْمُوْرٍ وَهُوَ مَيِّتٌ
وَهُوَ يَكِيْ اَوْ قَالَ وَ عَيْسَاءَ
تَهْمِيْتَانِ

عَنْ اَبِيْ بِنٍ مَّالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا اِبْنَةَ يَزِيْدَ
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
عَلَى الْفَتْبُرِ لَمَّا اُوتِيَ عُمَيْيَةُ قَدَمَانِ
فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ كُنْ يَقَا يَافِ
الَّذِيْكَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَا قَالَ اَنْتَ فَذَلَّ فِيْ قَدَمِيْهَا

وَرَسُولُهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أَمْرًا أَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَكَالْتِ إِذْ لَمْ يَكُنْ حَاجَةً
فَقَالَ أَجْلِسِي فِي أَعْلَى كُلِّ مَدِينَةٍ يَشْتَرِ
أَهْلُهَا إِلَيْكَ

فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْمَرْءُ حَيٌّ وَيَتَهَدَّى الْجَسَدُ يَشْرُ
وَيُرَكَّبُ النِّسَاءُ وَيَجِيئُ دَعْوَةُ الْقَبْرِ
وَكَانَ يَوْمَ تَبَيَّنَ قَدْ كُتِبَ عَلَى جَسَدِهِ
مَنْحَطُومٍ يَحْتَبِلُ وَيَتَلَيَّنُ عَلَيْهِ إِكَافٌ
وَنَلِيْفٌ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى إِلَى خَيْرِ الْقَبْرِ
وَالْأَهْلِ الشَّعْنَةُ مَبْعُوثٌ وَلَقَدْ كَانَ
لَهُ وَرِيعٌ عِنْدَ الْكُوفِيِّ فَمَا وَجَدَ مَا يَكْفِيهَا
حَتَّى مَاتَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ خَبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَحْلِ نَحْوٍ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا تُسَاوِي
أَرْبَعَةَ دَرَاهِمٍ فَقَالَ أَلَمْ تَقُولْ جَعَلَهُ
حَبًّا لَا يَبْيَازُ فِيهِ وَلَا
سُفْعَةً

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَقَدْ بَلَغَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَكُنَّا إِذَا سَأَلْنَا لَمْ يَقْرَأُوا إِلَّا بِأَعْلَمُونَ
مِنْ كَرَاهَتِهِمْ لِدَلِيلِكَ

اسی کا رسول کہہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر ایک
عصمت نے ایسا وصالت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے
فرمایا تو میں نے اس کے جس دوست میں چاہے جس کو چاہوں میں ہی وہاں جاتا
ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی فریضت سے آگاہ کر دے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیادوں کی عیادت فرماتے
جہاں انہوں میں قشرین سے جاسے مدائن گرشس
پر سوار ہوتے اور عمام کی (ربھی) دعوت قبول
فرماتے۔ (جنگ) اپنی قریب کے دن آپ ایک ناز
عروش پر سوار تھے جس کی رسمی اور پلان کھجور کی سرنجہ
کے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ بدلہ کئی دن کی باسی
پر ان چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (میں) قبول فرماتے
لیکن نہ ایک سو دو یا کے پاس گروی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تک انگو
پھلنے کے لئے کچھ نہ پایا (یعنی غرضتیں ہی کی شان تھی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر
ایک گیل پڑا جرات (ج) فرمایا، اس گیل کی قیمت چار
درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ
اس کو ایسا ج بارے جس میں بیکاری اور نا ایشی
نہ ہو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بڑھ کر کئی شخص محبوب نہ تھے حضرت انس فرماتے ہیں یہ بھی وجہ
محمد اکرام آپ کو رکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں محرم تھا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہانپ نہ فرماتے۔

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَأَلْتُ حَاضِرِي جَهَنَّمَ بَنَ إِذَا حَالَةً
بَعَثَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَضَامًا عَنْ
جَلِيلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَشْتَهَى أَنْ يُصِيفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِيحًا مُعْتَمًا يَتَلَا لَا وَجْهَهُ
قَلِيلًا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْمَذِيرِ فَتَقَرَّرَ
الْحَدِيثُ بِكُلِّهِ قَالَ الْحُسَيْنُ
فَكُنْتُهَا الْحُسَيْنُ زَمَانًا شَرَّ عَشْرَتِهِ
فَوَجِدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ
عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ وَوَجِدْتُهُ قَدْ
سَأَلَ آبَاءَ عَنْ مَذَاحِلِهِ وَحَسَنَ
مَخْرَجِهِ وَشَطِيبِهِ فَتَلَفَ مِذَاحُ
مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّ الْغَسِينُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبَا عَنْ رَسُولِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى مَسْئَلِهِ
جَزَاءً مِثْلَ ثَلَاثَةِ أَجْرٍ آخِرِ
جَزَاءٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَزَاءً لِأَهْلِيهِ
وَجَزَاءً لِنَفْسِهِ مِثْلَ جَزَاءِ جَزَاءٍ
مِثْلَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ مِثْلُ ذَلِكَ
بِالْعَامَةِ عَلَى الْعَامَةِ وَلَا يَتَذَوَّرُ
عَنْهُ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ مِثْلِهِ
فِي جَزَاءِ الْأَمَةِ مَا يَتَأَمَّلُ
الْفَضْلُ بِإِذْنِهِ وَقَسَمَهُ عَلَى قَدَرِ
فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَيَتَأَمَّلُ
ذُو الْحَاجَةِ وَمَشْهُودُ الْحَاجَتَيْنِ
وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَأَمَّلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد ہند بن ابی ہارہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بارے میں پوچھا، آپ (رہنما) میرا دل (عہد مبارک سے بیدار واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں نے ہند بن ابی ہارہ سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت دلشاد و معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چمکیلا کے چاند کے طور پر چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی، اس حدیث میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرتا ہے، ۱۰ احادیث میں حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت زمانہ تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھانسنے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے ہی ان (اپنے والد ماجد) سے پوچھ چکے ہیں اور کہہ چکے ہیں کہ یہ معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے، امیر جانے اور آپ کے قریب حاضر ہوئے کے بارے میں پوچھ لیا ہے اور کہنا بات بھی (واقفیت) نہیں، چھوٹی ۱۱ امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے، لیکن کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ کے وقت کہیں حضرات میں تقسیم فرماتے ایک حدیث (تھا) اس حدیث میں ہے کہ میں نے ایک حدیث (والد) کے (مستحق) کو (دیکھ کر) کہ میں نے ایک حدیث (ایسی) فات کے لئے پورا پورا اپنے اور دوسروں کے درمیان تقسیم فرماتے ہیں (اپنے عزیز و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذیل عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز نہ رکھ کر نہ رکھتے، امت کے حق و حق میں آپ کی ملکیت مبارک میں کوئی رقم نہ رہی، لوگوں کو گھر کے اندر آپ کی امانت

يَعْلَمُ وَيُشِيرُهُمْ فِيمَا يُغْنِيهِمْ
وَالْأُمَّةُ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ حَتَّى
أَخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ
يَقُولُ لِيَسْتَلِمَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْعَلِيَّ
وَأَبْلَغُوا فِي حَاجَةٍ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
إِبْلَاغَهَا فَتَأْتِيهِ مِنْ أَيْدِيكُمْ سُلْطَانًا
حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا
فَقَبِلَ اللَّهُ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَلَا يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ
رُؤَاؤُهُ وَلَا يَفْعَلُ كُنْ إِلَّا عَنْ
ذَوَاتِهِ وَيَسْأَلُونَ أَوَّلَهُ يَعْجِزُ
عَنِ الْعَجِيزِ قَالَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسَلَّمَ يَخْذُنُ يَسَاتِرَهُ إِلَّا هَيْبَةً مَا
يَعْنِيهِ وَيُؤَدِّي لِقَائِهِ وَلَا يَتَقَرَّبُ
وَلَيْكِلْ مَرَّ كَيْفَ يَمُرُّ كُلُّ قَوْمٍ وَلَيْسَ
عَلَيْهِمْ وَيَعْدُو أَمْتًا وَيَسْأَلُونَ
مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطُوقَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُ يَسْأَلُ وَلَا يَسْأَلُ وَلَا يَسْأَلُ
أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى فِي
النَّاسِ وَيَعْبَتُنِ الْحَسَنَ وَيَقْوِيهِ
وَيَقْتَتِمُ الْقَبِيحَ وَيُؤَدِّيهِ مَعْقُولًا
إِلَّا مَرَّ بَيْنَ مَعْتَلَيْنِ وَلَا يَفْعَلُ مَعَانِيَةً
أَنْ يَفْعَلُوا أَوْ يَفْعَلُوا لِكُلِّ حَتَّى
عِنْدَهُ عَدَاوَةٌ وَلَا يَفْعَلُ حَقَّ الْحَقِّ
وَلَا يَكُنْ وَرَاءَ الدُّنْيَا يَكُونُ مِنَ
النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے ہیں کہ اس کی روح فضیلت کے اعتبار سے ان پر حق تعالیٰ
فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک منزلت حق تعالیٰ کو ملے تو وہ
والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی مہبتیں ہوتیں۔ آپ ان کی مہبتوں
میں شوقی ہوتے اور ان کو اپنی اپنی امت کی اصلاح
کے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے
باب سے میں پوچھتا ہوں کہ مناسب حل کیا ہے؟ فرماتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: حاضر کو نائب تک (رہے)
ہر کے مسائل کا پہنچانے کا میں اور میرے پاس ایسا کسی کی ضرورت
بھی پہنچا یا کہ جو غور نہیں پہنچا سکتا۔ کچھ تو جو شخص ایسے آدمی
کی مہمت اس کی صاحب اختیار کے پاس پہنچا کر کہے۔ تو
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اللہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جیسی ہی ضروریات کا ذکر
کیا جاتا تھا۔ آپ ان کے خلاف رہائی منقول ہوتے (تہل نہیں
فرماتے تھے۔) لیکن آپ کے پاس رقم و فضل (کی حاجت
کے کرتے اور عیب و ماہی جلتے تو رقم و فضل کے علاوہ)
کھا ناغیر بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے ماہ فائز کر جاتے
حوت نام حین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے
ابو سعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں لے جاتے
رک کی کیفیت (کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ: تخت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان سے ایک کرمون ہنسنے کا کام کے لئے
استعمال فرماتے تھے کہ ایک کرمون ہنسنے کا کام کے لئے
ہر طرف سے، آپ ہر قوم کے معزز و ذلیل کو عزت کرتے اور اس
ان پر کام مقرر کرتے (وہی کو رضاء الہی سے) فرماتے اور ان
سے اپنی طاقت فرماتے، لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے
خدا مدد فرماتا تھا۔ اللہ سے پیش آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
طاقت دیات کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے
رہتے۔ آپ آپ کے کہہ کر ہر ایک کو اس کی آمد فرماتے، ہر
کو بلا کر کہہ کر اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ سیدہ صدیق
اعتبار فرماتے اور صاحب کرام سے بہتر نہ رہتے کہ کہیں وہ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَأْيِي بِغُلٍ وَلَا بِرَدْدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو غر پر پہلے تھے اور نہ ہی ترک گھوڑے پر ایک پیدلی تشریف لائے جو ایک توحش کا طرح ثبوت ہے۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسَ وَالْقَعْدَانِ فِي جَبْرِ دَمَسَ عَلَى دَائِمِي.

حضرت جابر بن سلام کے عاجز ہونے حضرت یونس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دم دمس رکھا اور مجھے اپنی گردن میں بٹھا کر میرے سر پر دست افشاں کیا۔ (یعنی گھنٹی لگا دی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَمَ عَلَى رَجُلٍ رَمِيٍّ قَطِيفَةً كَثًّا مَرَى فَحَسَنًا أَوْ رُبَّمَا رَاحِمَةً فَحَسَنًا اسْتَوْت بِهِ تَاجِلْتُهُ قَالَ بَيْنَكَ بِعَجْبَةٍ لَا سُنْعَةَ فِيهَا وَلَا يَوِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر راجاؤں پر حتماً ایک کپڑے پر جو اس پالان پر تھا، جس کی قیمت بڑھانے میں پندرہ سو تھی، حج فرمایا جب آپ اوشنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں اسے حج کے لئے لکھتا ہوں جو مشہور ہے اور فائشس سے پاک ہے۔

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا حَتَمَ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءُ قَالَ كَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءُ وَصَكَانَ يُعِيبُ الدُّبَّاءُ قَالَ مَفَافٌ فَسَوَّضَ أَفْسًا رَمِيٍّ اللَّهُ عَنَّا يَقُولُ فَمَا صَبَرْتُ بِطَعَامٍ أَقْبَدُ حَتَّى أَنْ يَصْطَمَ فِيهِ دُبَّاءُ رَايَا صَبَرْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے شریہ (روٹی اور گوشت) میں میں کدو (بجی) لاکر رکھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ منسراتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے دیکھ کر، آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی صبر کے کانا تیار کیا جائے تو میں یہاں تک مکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرٍاءَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَحْمِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریں معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے آپ کے پیروں میں خود
پرویں دیکھو انہی کو دھو رہے تھے اور اپنے کام خود کرتے تھے آپ
نبوت پاکیزہ تھے ان کے راہبوں میں دیکھنا اور سچے حکماء گہیں سے مل گئی ہو۔

باب اخلاق حسنہ

حضرت فاروق بن زید ابن ثابت رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں
کیا بتاؤں! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروں میں تھیں
اور جب آپ میری دلی نازل ہوتی مجھے بلا سمیٹے اندر میں داخل
کے دیتے۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہلکے ساتھ اس
کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی
ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں
کرتے تو آپ بھی ہلکے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے
پس میں مخلصی کی امید رکھ کر یہ تمام ریت تم سے بیان کرتا ہوں۔
حضرت عمرو بن ماسی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریف آدمی کی طرف تھی
مستوجب ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طرف) سے
ان کا دل دیکھوں کہ طرف انہیں ہو جائے اور آپ
میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے بیان تک کہ میں
اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! میں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بہتر ہوں یا جو کچھ
رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! جو کچھ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا
میں بہتر ہوں یا جو کچھ خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا
عمر بن خطاب! میں نے پرچ کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی
رضی اللہ عنہ! آپ نے فرمایا عثمان غنی! جو کچھ میرے
پرچنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بات بتادی
اس لئے اس کا شکر! میں آپ سے مزید بہتر آنحضرت

فِي بَيْتِهِ كَانَتْ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ
يَقْبَلُ مَقْرُمَةً وَيَحْلِبُ شَاةً وَيَحْدِمُ
نَفْسَهُ

بَاب مَا جَاءَ فِي حُلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا
لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أَحْبَبْتُمْ لَكُمْ
كُنْتُ حَارِثَةً فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ
يَعْتَقُ إِلَيَّ فَكُنْتُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا
الْأَنْبِيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَنَا قَرَأَا ذَكَرْنَا الْأَجْرَةَ
ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْقُلَامَ
ذَكَرَهَا مَعَنَا فَكُنْتُ هَذَا أَسْعَدَ لَكُمْ عَيْنِ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ بِرُجُلِهِ
وَحَدِيثُهُ عَلَى أَشْرَ الْقَوْمِ بَيِّنَاتُ لَعْنُهُمْ
بِمَذَلِكُ وَكَانَ يَقْبَلُ بِرُجُلِهِ وَحَدِيثُهُ
عَلَى حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي حَيْرُ الْقَوْمِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا خَيْرُ أُمَّةٍ أَبُوبُكَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَيْرُ أُمَّةٍ
عَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا خَيْرُ أُمَّةٍ عَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ عَمَّا خَلَّيْنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَّقَنِي فَوَدِدْتُ أَنِّي لَأَكُنَّ سَائِلُهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِبْغِينَ فَمَا قَالَ لِي أَحَدٌ قَطُّ وَمَا قَالَ بَشِيءٌ سَنَعْتُهُ لَمْ سَنَعْتُهُ وَلَا يَشْفُ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خَلْقًا وَلَا مَبِيتَ خَيْرًا وَلَا حَيْرِيًّا وَلَا شَرِيًّا كَانَ الْبَيْنَ مِنْ كَيْفَ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَيْئَكَ مِنْهُ قَطُّ وَلَا عَطْرًا كَانَ أَحْيَبَ مِنْ عَرَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَشْرًا دَخَلَ بِهِ أَكْثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاخِجُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا فَتَاهُ قَالَ لِلْقَوْمِ كَوْنُوا لِي بِمَنْعٍ هَذَا الصُّفْرَةِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَهْلًا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاجِسًا وَلَا مُشْفِيًّا وَلَا صَحَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِعُ بِالشَّيْئَةِ الشَّيْئَةَ وَلَكِنْ يُعْصَوُافُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن سوک ہر ایک سے برابر تھا اس نے ہر آدمی سے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارا ہے، آپ نے مجھے کبھی "اُب" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اللہ نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اشک سے زیادہ نازم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ قریش میں یا کپڑوں، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں محو غلغلی نہ کوئی شے اللہ نہ بنا کرئی چیز۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے کپڑوں پر زعفران کا لہجہ لگ گیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بھی اس پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے پسند نہ آئے اس لئے جب وہ جلا گیا آپ نے اسے کلامِ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس نمدی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ قریشی اور نہ غنشی کہنے والے تھے، اور نہ یہ تکلفِ غنشی کرتے تھے، (اسی طرح) آپ بانسوں میں پٹانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ سعادت کر دیتے

يَقْتَضِي

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا ضَرَبَ مَا سَوَّلَ اللَّهُ حَتَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا
أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
لَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا
أَمْرًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّصِرًا مِنْ
مَطْلَمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يَنْتَهِكْ
مِنْ مَعَادِيرِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْئًا وَفَإِذَا
الْكُفْرُ مِنْ مَخَارِيرِ اللَّهِ تَعَالَى
شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشْيَاءِهِمْ فِي ذَلِكَ
غَضَبًا وَلَا حَيَرَةً بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا
اِنْجَسَا أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ
هَامِلًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَمَّا
عَنْهُ فَقَالَ يَكْفُرُ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَ
أَخُو الْعَشِيرَةِ مَعَهُ أَذْنٌ لَهُ فَلَمَّا
دَخَلَ لَأَن لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ
بَكْرِي قُلْتُ مَا هُنْتُ مَعَهُ أَلَنْتَ
لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا إِنْ مِنْ شَيْءٍ اسْتَأْذَنَ
تَرَكَ الثَّامِسُ أَذْ وَدَعَا الثَّامِسُ
الْقَتَاةَ فَحُشِمَ.

اللہ درگزر فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ
تعالیٰ کے راستے میں جبار کے اپنے ہاتھ سے کسی
کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم
کو پیٹا، اللہ نہ ہی کسی عورت کو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا
جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے خادم کو نہ تو اسے اپنے
شریعت کی خلاف ورزی، اللہ جب اللہ تعالیٰ کے خادم
کو تڑا، یا تو یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تباہ نہ کرے
تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب تک
جائے اور جب آپ کو دکانوں میں سے ایک کو اختیار کیا
جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے
رہے، لیکن وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک
آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رکھیں
آسنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے
پس موجود تھی آپ نے فرمایا (ہاں) اپنے قبیلے کا بڑا بڑا
اور بڑا بھائی ہے، پھر آپ نے اس بات
فرمائی، اللہ جب وہ داخل ہو تو آپ نے نہایت
ریاضے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اللہ علیہ وسلم اپنے
کو آپ نے وہ بات فرمائی، اللہ پھر فرمایا گفتگو
آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا، ایک لوگوں
میں سے وہ شخص زیادہ شریف ہے جس کو لوگ اس کی
بزدلی کی وجہ سے چھڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَرَبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَا قَالَ الْحَسَنِ بْنُ عَرَبٍ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِي عَنِ
يَسْرَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي جُلُوسَةٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَى
الْبَيْتَ بِسَهْدِ النَّحْلِ لَتِيَةِ الْجَانِبِ
لَيْسَتْ بِفَقْدٍ وَلَا حَيْبٍ وَلَا مَحَابٍ
وَلَا حَقَابٍ وَلَا عَقَابٍ وَلَا مَحَابٍ
يَتَحَافَتُ هَتَا لَا يَتَحَفَتُ وَلَا يَزِيدُ
مِنْهُ وَلَا يُجِيبُ بِهِ وَهَذَا قَوْلُهُ
نَفْسُهُ مِنْ خَلَايَا النَّاسِ آيَةُ وَإِلَّا كَلَامُ
وَمَا لَا يَنْفِيهِ وَمَنْ لَكَ لِمَنْ يَنْفِيهِ
قُلُوبُ كَانَ لَا يَدْرِي أَحَدًا وَلَا يُعِيبُهُ
وَلَا يُطْلُبُ عَوْنَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا
فِيمَا دَجَانُوا بِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَهْلُ قَرْيَةٍ
جُلُوسًا وَلَا كَانُوا عَلَى رَأْسٍ وَمِنْهُمْ
الْقَلِيلُ وَإِذَا سَكَتَ كَلَّمُوا لَا يَكْتَنِبُونَ
عِنْدَ الْخَدِيعَةِ وَمَنْ تَكَلَّمَ جُنْدًا
الضُّوَالِ حَتَّى يَخْرُجَ حَتَّى يَكْتُمُ
جُنْدًا حَتَّى يَكْتُمُ أَقْرَبَهُ يَضْحَكُ
مَتَى يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَبَّبُ مَتَى
يَتَعَبَّبُونَ مِنْهُ وَيَصِيرُ بِالْخَرِيبِ
عَلَى الْجَعْدَةِ فِي مَنَاقِبِهِ وَمَنْ سَأَلَ
حَقَّقَ أَنْ كَانَ أَحَدًا مِنْهُمْ يَتَحَفَتُ
وَيَقُولُ إِذَا دَأْبَتُمْ حَالِي حَاجَةً
يُطْلِبُهَا فَتَأْخُذُ وَلَا يَنْشَبُ
الضُّوَالِ إِلَّا مِنْ مَكَابِلٍ وَلَا يَقْطَعُ
حَقَّقَ أَحَدٌ حَيْثُ كَانَ حَتَّى يَجُوزَ وَيَقْطَعُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی
اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں عرض کیا کہ
تو انی عیدِ مسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کثرتِ نماز، نرم خو،
نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بد فرماتے، نہ سخت
دل، نہ بھانسنے والے، نہ بگڑا، نہ عیبِ براءہ نہ ہی
تعلیل کرنے والے، آپ میں چیز کی خواہش نہ
رکتی، اس سے خود تر معلوم پوچھی فرماتے لیکن مصلحتوں
کو ایسے نہ کرتے کہ خود اس کی دعوت قبول
نہ فرماتے، آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں،
جھگڑے، بکھرے اور بے مقصد باتوں سے منع رکھا
اور تاحد تین رہی چیزوں کو گروں سے بچا رکھنے یعنی دُور
کسی کی برائی کرنے نہ کسی کو قریب لگانے اور نہ ہی کسی کا عیب
تلاش کرتے، آپ موت وہی کام کہتے جن میں قراب کی امید
رکتی تھی آپ گفتگو فرماتے، بچے ہم نشین سرحد کا پتہ گواہوں
کے سوا پر ہنسنے نہ دیتے، آپ اللہ جب آپ
خاموش جراتے تو وہاں جس گفتگو کو توڑیں اس سے بچنا چاہتے تھے
اللہ عیب کرنا نفسِ آپ کے سامنے آپ کی اجازت
سے اجازت کرتا تو اپنی روگ خاموش رہتے جب تک
کہ وہ خاموش نہ ہو جاتا، ان سب کی گفتگو بچے تنہا
کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی رہتی سب کی گفتگو ایک طرحی صورت
ہو گئی اجازت سے بلی رنگ سنتے آپ بھی ہم فرماتے وہیں بات
پر دوسرے قریب کہتے آپ بھی قریب ہوتے کسی اجنبی آدمی کی رسول
کو نہ ہی پیروی نہ دیکھ کر بلاشت فرماتے یا تک کہ سب کلام پر ایسی
تدبیر کرتے کہ اس سے نہ تو کوئی بگڑتا نہ کسی کو غصہ نہ کسی کو
آپ کو برا کرتے تھے جب کسی ماجد کے عیبِ حاجت میں نہ کہتے تھے وہاں
تو اپنی قرین مون اسی آدمی سے قبول کرتے جو اسان کے ہوتے
میں نہ کہتے کہ آپ کی گفتگو کو کالئے اللہ اگر وہ سے بڑھتا

ہاتھی اُتر گیا۔

عَنْ مُعْتَدِ بْنِ الْمُتَكِدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْحَبِيرَةِ كَانَ
أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى
يُسَلِّمَ فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيُحَيُّهُ عَلَيْهِ
الْمُعَارَاةَ هَذَا الْقِيَمَةُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَ
بِالْحَبِيرَةِ مِنَ الْيَمِينِ الْمَسْكُونَةِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدِينُ بَشَرًا شَيْئًا قَطُّ

عَنْ حَبْرَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ أَنْ يُحْيِيَهُ
فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ إِنْ خَرَجْتُ مِنْ مَنَاءِ
جَاءَ بِِ شَيْءٍ فَمَضِيَّتُهُ فَقَالَ خَرَجْتُ بِِ
اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَيْتُهُ
فَمَا كَلَفَكَ اللَّهُ مَا لَا تَحْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ
الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عَمَّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْكَ وَسَلَّمَ أَنْ تَقُولَ وَلَا تَخَفْ مِنْ
خَوِ الْعَرَبِ إِنْ هَذَا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ

قرآن سے ملک ویتھیا اللہ کر فرماتے ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے
پر لا رہی نہیں تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً میں سب سے بڑھ کر
کرتی تھے اور آپ کی یہ سناتے رمضان کے مہینے
میں سے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس رمضان میں
ہیں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ
انکو قرآن پاک سناتے جبریل علیہ السلام
طاقت کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے
بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کرتے
نہیں رکھتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر
کہہ انگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت
میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے ہاتھ پر میری جھپ
میرے پاس کچھ آئے گا کہ ہمارے دل کا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم! (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ
کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر سکھتے نہیں
بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی ایک انصاری نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرمائیے
اللہ تعالیٰ کے لئے سے تمہاری کاکر نہ کریں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعُرِفَ الْبَشَرُ فِيهِ وَجْهَهُ يَخْشَوْنَ
الْأَنْفُسَ يَرِيحُ مَثَرُ قَالَ وَهَذَا أَمْرٌ مَثَرُ.

عَنْ الزُّبَيْعِ يَنْتَبِهُ مَعْصُومٌ مِنْ
عَدَاةٍ قَالَتْ أَمَتِيَتُ الْمُتَّقِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَنُ مِنْ رُطْبِ
وَأَجْرِ رُطْبِ مَا عَطَاكَ حَلَا كَوْنِهِ حَبِيبًا
وَذَهَبًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ الْهَدْيَ وَهُوَ مُبْتَدِئٌ
حَلِيقًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَا جِئَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً وَنَ
الْعَدَمَاءُ فِي بَيْتِهِمَا وَكَانَ إِذَا الْغَرَّةُ
شَيْئًا عَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ.

عَنْ مَرْثٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرَجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَبَابِ
فَقَالَ أَسَى أَسْتَجِرُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

وہم سکاٹھے ہوا اضافہ کی اس بات سے آپ کے پاس
تھیں پھر شہ کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے مزید لکھا اسی
کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت محمد بن حجاز کی صاحبزادی حضرت ریح
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں آنکہ مجھ کو اللہ جھٹے جھٹے باؤں
ماتے غریبوں کا ایک سال کے کرمانہ ہوئی تو آپ نے
مجھے مٹھی بھر کر دیوات اور سنا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تختہ قبول سنا دیتے
اور اس سے کہہ کر عنایت سنا دیتے
تھے۔

باب حیا و مبارک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہتے تھے
والی اکھڑی طرح سے بھی لیاہ حیا فرماتے
تھے جب آپ کسی چیز کو لیاہ فرماتے تو پلندہ لگ کے
آثار آپ کے چہرہ اللہ سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک راوی (مذکورہ)
غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں
نے دیکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف
نظر نہیں کیا اپنے فرمایا میں نے دیکھی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب سنگی گوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِجَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ
لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَتَبُوا لَهُ
فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ
أَفْضَلَ مَا قَدَّأْتُ لَكُمْ بِهِ الْجِجَامَةُ
أَوْ إِنْ مِنْ أَمْثَلِ ذَوَاتِكُمُ الْحِجَامَةُ
عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ
وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الثَّوْبَ حَتَّى أَجْرَهُ.

علیہ السلام نے ابو حبیہ غلام سے سختی گوارائی اور اس کے لئے دو صاع
خود دینے کا حکم فرمایا نیز آپ نے اس کے اکھڑے سفارش کے کچھ
خروج جو اس نے اپنے ہیکل کو دیا ہوتا تھا، حکم کر دیا اور آپ نے فرمایا
سب سے کم قیمت کا دینا چاہئے مگر اس سے یا دینا ہی تمہاری
جہتیں دیکھنا چاہئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی گھول اور یہی
سنے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت
دیا۔

عَنْ التَّحِيظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَطْلَسَهُ قَالَ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ
فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْأَكْتَفَيْنِ وَ
أَعْطَى الْحِجَامَةَ أَجْرَهُ وَكَانَ حَرَامًا
لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شبی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کے شاگرد کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے اپنی گردن ہیکل کی دو جانب کی رگیں میں اور دونوں
کندھوں کے درمیان سنگی گھول کر لگانے والے کو اجرت
عطا فرمائی۔ مگر یہ اجرت اسلام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے،

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمًا
حَبِجًا فَوَضَعَهُ وَسَالَ كَتَمَ خَرَاجَكَ
فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَصْحَمٍ فَوَضَعَهُ عَنْهُ صَدًا
وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو لایا اور پوچھا کہ تمہارا
ذمہ کتنا خرچ ہے؟ اس نے کہا تین صاع رنہ ہے ایک پیلہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ایک سے سفارش فرما کر ایک
صاع کم کر دیا اور پھر اس کو اس کی اجرت دے دیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَ
الْكَاهِلِ وَكَانَ يَخْتَجِمُ بِسِتَّةَ عَشْرَةَ
وَلِسْتَمَ عَشْرَةً وَارْحَدَى وَعِشْرِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگیں اللہ
کندھوں میں سنگی گھولیا کرتے تھے اور آپ سترواٹھ
اور ایکس بار پیچ کر سنگی گھولیا کرتے کرتے،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُعْرِضٌ بِمَنْكِبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نکل میں
بحالت اسیدام پاؤں کی پشت پر سنگی

کھول۔

باب اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن حنفیہ اپنے والد حضرت جعفر بن محمد
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام
"محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "الحق" ہے کہ میرے
خداوند اللہ تعالیٰ کو کفر کا شکار نہ ہو اور میرا نام "عادل" ہے
کہ میں قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر چڑھ کر میرے
اٹھنے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" ہے کہ سب سے پہلے ہے
کیونکہ میرے بعد کوئی نہیں۔

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
دینہ بدر کے ایک راجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملاقات کا شرط مائل کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے فرمایا میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت
اللہ نبی تو ہوں اللہ میں عشق و سب سے بچے کہ لے لے لے
ہوں میں ماضی میں کہنے والا ہوں نبی عام رضا کی راہ
میں بگ کہنے والا ہوں۔

باب گزراوقات

حضرت سک بن حب کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم
بشر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ تم اپنی
پسند کے مطابق کھانے پہنچنے کی چیزیں نہیں مانگ کر لے کر
جیک میں سے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ کے
پاس آتی ہو اور یہ کہ میں نہیں جانتا کہ آپ میرے ہوتے یا حضرت علی
کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ایک ہینڈ ٹوٹا ہوا کھانے کی چیز
تجھے دے دوں کہ جو میں نے پانی پر گرا دیا ہوتا تھا۔

عَلَى طَهْرِ الشَّامِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي
أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا
الْحَقُّ الَّذِي يَمُوتُ اللَّهُ لِي الْكَفَرُ وَأَنَا
الْعَاقِبُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسُ عَنِّي
قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ
الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

عَنْ خَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَوَيْتُ الْمَلِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِي بِعَمِي طَرِيقُ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ أَنَا مُعَقَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمُنَافِقَةِ
وَأَنَا الْمُتَّقِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَنَبِيُّ
الْمَلَأَجِيرِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ سَيَّاحِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الشَّعْبَانَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ أَسْتَعْرِ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ
مَا يَشْتَقُّ لَعَنًا رَأَيْتُ نَبِيَّكَرَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَمًّا يَجِيءُ مِنَ
الدَّخْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ إِنَّ كُنَّا إِلَى مُحْتَبٍ فَمَحَكْتُ
شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِيهِ بِأَرْبَعِينَ هَوَالًا

النَّحْلُ وَالنَّمْلُ

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَوْعَ
 وَرَضْنَا عَنْ بُكْرَتِنَا عَنْ حَبْرٍ حَبْرٍ
 لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَبْرٍ

عَنْ أَبِي حَزْزَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ خَرَجَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ وَلَا
 يَلْحَاقُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَأَتَاهُ أَجْرُ بَكْرِ
 لَدَيْنِ اللَّهِ فَتَنَّهُ فَقَالَ مَا جَاءَ
 بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرُ فِي
 وَجْهِهِ وَالْقَلْبُ عَلَيْهِ فَتَنَّهُ
 يَلْبِثُ أَنْ جَاءَ حَبْرٌ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا حَبْرُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الْجَوْعُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَا هُنَا وَجَدْتُكَ بَعْضُ ذَلِكَ
 فَأَنْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ
 مِنَ الْهَيْثَمِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ
 رَجُلًا كَثِيرَ النَّحْلِ وَالشَّجَرِ وَ
 السَّيَّارِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمَّا
 بَوَّعُوا هُنَا لَمْ يَمُرَّ أَيْمٌ أَقِينٌ
 حَتَّى جُبِكَ فَقَالَتْ أَنْطَلِقْ وَتَتَعَذَّبْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بکر کی مصالحت کی اور اپنے پیشوا
 پر ان سے ہمسایہ ایک ایک چھوٹے سے کھانا کھا کر رکھا
 اور انہوں نے رضی اللہ عنہما نے اپنے حکم سے کھانا کھا کر
 مدینہ پر روانہ ہوئے اور ان سے کھانا کھا لیا۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے
 جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے بعد از اس
 کہ آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ لیکن عمل نہیں تھا
 (اسی اشارہ میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سامنے
 ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اڑھائی
 کیوں گئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اللہ علیہ وسلم
 آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے
 تاکہ آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تشریف لے
 گئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آگے کا سہا پہنچا حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم
 بکر کی وجہ سے آیا ہوں یہی ایک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے بھی کچھ کچھ بکر (موسوس) کی ہے پھر زمین
 حضرات حضرت ابوالہیثم بن ابیہان انصاری رضی اللہ عنہ
 کے گھر تشریف لائے گئے حضرت ابوالہیثم بہت سخی
 بکر رکھتا تھا ان بکروں کے ایک گئے تھے انہیں آپ
 کے ہاں کوئی غلام نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم اس وقت اگر
 پر نہیں تھے چنانچہ ان کے اہل سے ان کی وجہ سے
 پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اہل سے ملتا ہوا لینے گئے
 ہیں۔ تشریف لے رہے ہیں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے ان کے

ن ۱۔ یہ ایک سے معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔

لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو
 الْهَيْثَمِ بِقِنَابَةٍ يَزْعِمُهَا قَوْضَعًا
 فَلَمْ جَاءَ يَنْتَرِمُ الشَّيْءَ عَلَى اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَذُّبُهُ بِأَيْمِهِ وَ
 أَقْبَمَ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَهُ إِلَى حَيْثُ يَقِيمُ
 فَسَطَّ لَهُمْ بِسَاطًا مَكَرَ الْخَلْقِ إِلَى
 تَعَذُّبِهِ فَجَاءَ بِقِنُودٍ قَوْضَعَةٍ فَتَالَ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا
 تَكْفُرُونَ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَتَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَقْتَارُوا أَوْ تَخْشَعُوا
 مِنْ رُطْبِهِ وَبَسْبَرِهِ فَتَاكَلُوا وَشَرَبُوا
 مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ مِنَ النَّبِيِّمِ الَّذِي تَسْأَلُونَ
 عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جُلُوسٌ بَارِكٌ وَطَيِّبٌ
 طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِكٌ مَا نَطْلُقُ أَبَوَالْهَيْثَمِ
 لِيَعْنَمَ لَهُمْ طَعَامًا فَتَالَ الْكَلْبِيُّ عَلَى
 اللَّهِ حَيْثُ وَسَلَّمَ لَا مَدَّ بَعْدَ كَذَابَاتِ
 دِيٍّ فَكَذَّبَ لَعْنَهُمَا فَا أَفْجَدُهَا
 فَتَا هَذَا بِهَا فَتَا كَلْبًا فَتَالَ الْكَلْبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَكَ
 خَادِمٌ قَالَ لَا فَتَالَ فَرَادَا أَفَانَا
 سَبِيٍّ فَنَابِنَا فَنَابِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ
 مَعَهُمَا قَالَتِ فَنَابَا أَبُو الْهَيْثَمِ
 فَتَالَ الْكَلْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اخْتَرْتُمُونَا فَتَالَ يَا مَعْذُ اللَّهُ لَعْنَتِي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُمُونَا فَتَالَ

پس ایک مشکبھی جس کو آپ نے مطلق اٹھایا ہوتا تھا یہی
 ربانی نکرہ تھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹا گئے اور عرض
 کوئے گئے میرے دل باپ آپ پر غرہ ہوا۔ پھر ان دونوں خلیفہ
 کو اپنے باج میں سے لے گئے ان کے لئے فرش رکھ کر کھل چھوڑا
 بھایا بھونکے حد تک اس ایک پرانے ٹھکانے کو مگر دیا نہیں گیا
 کچھ حد تک وہاں نے فرمایا تو ان میں سے ہمارے لئے کچھ
 کچھ ہی کہیں ہیں جن کو لایا اس نے عرض کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم میں نے پاؤں کو آپ خود سب مٹی پلٹے
 یا کچھ کھریں غلبہ فرمائیں پھر ان تمام حضرات نے کھریں
 کھا میں حد اس دانی میں سے پورا جودہ لئے تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھلا! یہ غلبہ! مبارک آواز دلا
 کھریں یہ غلبہ! پانی ان فستوں میں سے ہیں جن کے بڑے
 میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم
 دگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکر کھانا تیار کر کے لائیں تو
 اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لئے
 دودھ وال کجری ہرگز نہ فریج کھانا پانچ انہوں نے بکری
 کا بچہ فریج کیا (فریادار) پھر ہمارے لئے کیا تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا
 تھا اسے پاس ندم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا
 جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ دودھ
 جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دودھ لے لے
 میں کے ساتھ تیرا نہیں تھا حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر
 ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں
 سے ایک پسند کرو انہوں نے عرض کیا اسے اللہ کے نبی ا
 صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہی غلبہ فرمائیں (اسی پر)
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ
 لیا ہوا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس رطلام کو لے جا کیونکہ
 میں نے اس کو ناز و شرم سے بھرے دیکھا ہے اور میں تجھے
 اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَقْبَارَ مَوْلَانَا خُذْ هَذَا مِنِّي
رَأْيَتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِرْ بِهِ مَعْرُوفًا
فَاطَلَتْ أَبُوهَا هَيْتُهُ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ
إِلَى إِمْرَأَتِهِ فَخَبَّرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِمْرَأَتُهُ مَا أَتَيْتَ بِسَالِحٍ حَقِّكَ قَالَ
فِيهِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا بِأَنْ كُفِّفَتْ قَالَ فَهُوَ عَوِيضِي
فَقَالَ الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْ نَبِيًّا وَلَا
خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ يَطَامَتَانِ يَطَامَتُهُ
ثُمَّ يَأْتِيهِمَا وَيُؤْتِيهِمَا وَشَهَادَةُ عَيْنِ
الْمَنْكِرِ وَطَامَتُهُ لَا تَأْخُذُوهَا خَبَالًا
وَمَنْ يَتَوَقَّعْ طَامَتَهُ الشَّيْءُ فَكُنْ
وَلِي.

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنِّي لَا أَدْرِي كَيْفَ
أَهْرَقَ دُمَائِي فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي لَأَدْرِي
كَيْفَ رَمَى سَهْمِي فِي سَبِيلِ اللهِ لَقَدْ
رَأَيْتُنِي أَمْزُؤًا فِي الْعَصَابَةِ مِنْ أَهْوَائِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحَبْلَةَ
حَتَّى تَقْرَحَتْ أَشُدُّ أَفْئَةً حَتَّى أَتَى
أَحَدَنَا لِيَصْعُقَ كَمَا تَصْعُقُ الْخَافَةُ وَ
الْبُعِيرُ وَأَصْبَحْتُ بِمَوَاسِدٍ يُخَرِّ
دُونِي فِي الْيَمِينِ لَقَدْ جِئْتُ وَ
خَيْرُكُمْ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي.

حضرت ابوالمہدی محمد بن اسماعیل نے گھر کا راسخانی مذہب کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دیا کہ مایا تو آپ کی بیوی سے کہ کہ
بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بڑے بیوی کو حق پورا
کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے
آزاد کر دو اس پر حضرت ابوالمہدی نے فرمایا وہ آزاد ہے
وہ یعنی آزاد کر دیا، جی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (تشریف پر)
فرمایا ایک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور پیغمبر کے لئے دو باطنی
مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو منہ سے
کا حکم دیتا ہے۔ اور دوسرا انہوں سے دکتا
ہے۔ اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے
میں کی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو
شخص بڑے مشیر سے بچا یا گیا
وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہتا

حضرت قیس بن ابرہہ مازم روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہرے سنا کر میں اس صفت میں اپنا شخص چوں جس
نے اس کے راستے میں کسی کا رکھنا خون بپایا اور اللہ کے
لختے میں سب سے پہلے میرے لئے مارا لہی ا میں ہوں میں اپنے
آپ کو آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کے صاحب کرام کی صفت
میں حیا کرنا جو دیکھ رہا ہوں چھوٹے رشتوں کے پتے اور والد
رشتوں کے پس نکاتے تھے یا تک کہ جیسے منہ لانا سے
نظمی ہو گئے تعجب ہم سے کوئی ایک نفسا عاجت کرتا تو
بکری اور اونٹ کی طرح مینگیلا باہر آتیں (اس کے باوجود)
اب تبیلہ بنو امیہ مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں
اگر ایسا ہے تو میری ضرورت ہی نقصان میں چوں اور میرے
احمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ حَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ وَشَوَيْبٍ
أَبَى الرَّقَاءِ قَالَ يَحْتَقِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عَلِيَّةُ بِنْتُ عَزْرَةَ وَانْ رَسُوَ امْلَهُ مَعَهُمَا
وَقَالَ اذْهَبِي أَنْتِ وَمَنْ مَعَكَ حَتَّى
إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ
وَأَذَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجِيزِ فَاقْبِلُوا
حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ بِالنَّاصِبِ وَحَدِّهَا
هَذَا الْكَلَامُ أَنْ كُنْتُمْ مَا هَلَاكُمْ قَالُوا
هَلَاكُ الْبَحْرَةِ فَكَسَرُوا حَتَّى إِذَا
بَلَغُوا جِبَالَ الْحَبَشِ الْعُشَيْرِ قَالُوا
هَلَاكُكُمْ مِنْكُمْ فَتَرَلُوا حَتَّى كَرُوا
الْحَوِيتَ يَكُونُ قَالَ فَتَقَالُ حُشْبَةُ
بَيْنَ لَحْنٍ وَانْ لَقْدَاءُ آمِيْكِي وَاقِي تَابِعُ
سَيِّمَتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ
حَتَّى لَقَرَتْ حَتَّى أَمْسَدَ أَهْلُنَا فَالْتَقَطْتُ
بُرْدَةً فَكَسَمْتُهَا مَذِيْقًا وَمِنْ سَعْدٍ
كُنَا وَمِنَّا مِنْ أَوْلِيَّكَ الشَّيْخَةِ أَحَدًا
إِلَّا وَهَذَا بَيْتٌ وَمِنْ الْأَمْصَارِ
وَسَتَجِيءُ بَنَاتُ الْأُمَمَاءِ بَعْدَنَا
عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجْوٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ أُخِيطَ فِي اللَّهِ وَمَا يَخَافُ
أَحَدٌ وَلَقَدْ أُؤْفِيتُ فِي اللَّهِ
مَا يُؤْذِي أَحَدًا وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَى لِقَائِهِ
مِنْ لَيْلَةٍ وَبُورٍ وَمَالِي وَبِلَالٍ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) حَقًّا يَا كَلْبُ دُوكَيْدٍ
إِلَّا شَيْءٌ يُؤَاوِيهِ مِنْ بِلَالٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عمرو بن شیک و شویب
فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قبلہ میں
فرزدین رضی اللہ عنہ کو دھکے مارا (بکر) بیجا اللہ عزایا
تم اللہ تمہارے ساتھی بلاؤ گے جب سرزمین عرب کے آخر
میں جلی شہوں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ
تمام زمانہ جوئے اللہ جب سرزمین جہاں اب بصرے کی
پیروں آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے
خروج صغیر پھر اسے وہاں کے لوگوں سے) پر جانے
کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بعد و نامی پھر ان
اور جب رجب کے پھر گئے تھے کے برابر پہنچے تو انہیں میں
کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے
پھر رومی سے ملا و فقہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ تمہیں
فرزدین نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دیکھ اس وقت میں وہ پہلی سات و ملا
میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے موت و خیر
کے پختے۔ بیان ملک کہ ہمارے منہ (اللہ سے) رخی ہو گئے
پھر مجھے ایک رگزی ہوئی) پھر دلی جے میں سے اپنے اللہ
حضرت سعد کے بیان تقسیم کر دیا۔ (اللہ اب) ہم ساتوں
کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اللہ ہمارے بعد آئے واسے
حاکموں کا تم خبر پر کرو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا لڑایا
اللہ ستا یا کہ جتنا کسی دوسرے کو نہیں لڑایا اور ستا یا
گیا اللہ جنگ مجھ پر ایک دفعہ) میں دن اللہ سات
ایکے بھی گزرتے کہ میرے اللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ
کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی
جاننے کھائے) حضرت انس چیز پر حضرت بلال
کی بھنسل میں آبا سے) یعنی سی شورشی سی چیز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ وَلَا عَشَاءً وَلَا قُبُورًا
وَلَحْمًا إِلَّا عَلَى خَمْفٍ قَالَتْ حَبْلُكَ
قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيَّامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام
کبھی بھی سوئی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب
صنعت اجتماع ہر حضرت عباد اللہ کچھ بعض اپنی لذت کے
تذکیہ "خف" سے مراد انھوں کی کثرت ہے یعنی
کئی آدمیوں کا ہل کر کھانا

عَنْ قَوْلِهِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ الْهَضْرِيِّ
قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَمَّا جَلَسْنَا كَانَ
يَعْمُرُ الْيَحْيَى وَابْنَةُ الْفَلَكِ بِمَا
ذَا تِ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ
دَخَلَ فَتَأَخَّسَ مِثْلَ خَدْرٍ وَأَوْتَيْنَا
يَصْعَقَتِي فِيهَا خُبْرٌ وَلَحْمٌ مَلَكًا
وَضَعَتْ يَدِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ (رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ) فَخَلَّتْ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
مَا يُشْكِيكَ قَالَتْ هَذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ
هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ
فَلَا أَرَانَا اتَّخَرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ
لَنَا.

حضرت نوح بن ابی بزرہ کہتے ہیں کہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما ہمارے ہم مجلس
تھے اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے
باتھ روم آئے جب گھر میں داخل ہوئے انھوں نے کیا
پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گشت اللہ
رہی کار (کارواں) بڑا پیار لایا گیا۔ جب پیار رکھا گیا
تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روپے میں نے
کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انھوں نے
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں
دھال فرمایا کہ (کسی) آپ اللہ آپ کے اہل بیت کے
جو کہ (ردی، رہی) پٹ بھر کر نہیں کھا
پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (غرض) میں
کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے
بہتر ہے۔

باب امر مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں، انہوں نے سنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تیرہ سال کد کمر میں اور دس
سال حینہ لیب میں رہے۔ اور تریلہ
سال کی عمر میں آپ کا دس سال
ہوا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً
يَوْمًا إِنِّي وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَ
ثَوْنِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسُخْرَيْنِ
سَنَةً.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) إِنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ
قَالَ مَا تَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِثْنَيْنِ وَأَبُو
بَكْرٍ وَعُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ
ثَلَاثٍ وَبِثْنَيْنِ سَنَةً.

عَنْ مَا لَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى وَهُوَ ابْنُ
ثَلَاثٍ وَبِثْنَيْنِ سَنَةً.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ تَوَدَّيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَ
بِثْنَيْنِ.

عَنْ دَعْدَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْكَوْكَبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِيضٌ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ وَ
بِثْنَيْنِ سَنَةً.

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَكْبَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْمُكْرَمِ
الْبَائِتِينَ وَلَا بِالْفَصِيرِ وَلَا بِالْمُحِبِّ
الْأَمْعَى وَلَا بِالْأَذْمِ وَلَا بِالْجَعْبِ
الْقَطِيطِ وَلَا بِالتَّبِطِ بَعْدَهُ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً
وَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ وَبِثْنَيْنِ وَ
تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ وَبِثْنَيْنِ
سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَا فِي خَلْقِهِ
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْنَهُمَا.

اللہ نے کریمہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اس کی عمر میں
حضرت صدیق اکبر و عاصم علیہ السلام رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال
ہوا۔ اور اب میں آنحضرت امیر مہدی رضی اللہ عنہما بھی تریسٹھ سال
کا ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تریسٹھ
برسوں کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ
سال کی عمر میں ہوا رسیدائش اور وصال کے سالوں کو
مل کر عدد تریسٹھ سال۔

حضرت دعل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال
تھی۔

حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو فرمایا
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد
مبارک نہ قریب نہ بابتا اور نہ ہی بہت پست اور
آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ
بالکل گندم گوی (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک
نہ قریب نہ زیادہ گندم گویا تھے اور نہ بالکل سیسے
پالیں برسوں کی عمر میں آپ نے اٹھارہ ہفت روزہ پھر
دس برس کی عمر میں سترہ دن وصال دینے بعد میں اور پھر
ساتھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا اور علی رضی اللہ عنہ کے مطابق
کسر کو ذکر نہیں کیا گیا اور نہ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی اور اللہ
روصال کے وقت آپ کے سر پر ان عدد سال بھی مبارک ہی ہیں
بال بھی سفید نہیں تھے۔

باب بیست وصال مبارک

حضرت الشیخ بن ملک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
 میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اس
 وقت دیکھا جب آپ نے سو محلہ کے دن (اکبر کے) پہلے
 ہجری میں نے آپ کے حجرہ النور کی عزت دیکھی، تو ایسا معلوم
 ہوا، گویا کہ قرآن پاک کا ایک حرف حق ہے۔ اس وقت صحابہ
 کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ
 رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی، آپ نے
 انہیں روک دیا، شہر نے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ ان کی اہستہ فرما رہے تھے پھر آپ نے یہ
 حال دیکھا اسی دن کچھ چڑا آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا)
 میری گال سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرما لے
 کے میرے ایک رکن منکر یا اندام میں پیشاب فرمایا۔
 پھر دیکھو دیر بعد دعا مانگتے مانگتے آپ کا وصال مبارک
 ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھ آپ کے پاس
 پانی کا ایک پیار تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالنے
 اور حجرہ النور پہلے پھر آپ نے دعا مانگی اسے اللہ عزت
 کی سنتوں پر یا آپ نے فرمایا (موت
 کی سبب جو شیعوں پر میری حد فسرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
 مجھے کسی کو آسانی موت پر رشک نہیں
 آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پر وصال کے وقت ان تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ أَخِيرُ نَظَرِي نَظَرًا لَهَا إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ
 الْبَيْتَارَةَ يَوْمَ الْأَشْيَيْنِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى
 وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحِفٍ وَالنَّاسُ
 يُصَلُّونَ حَتَّى أَتَى بُكْرٌ رَجُلِي (اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ) كَمَا دَالَنَاسٍ أَنْ يَصْطَلِبُوا مَنَافِسَ إِلَى
 النَّاسِ أَيْنَ احْتَبَتُوا وَأَبْوُكُمُ رَسُولُ
 اللَّهِ عَزَّ يُؤَدِّهِمْ وَأَنْتَ الْيَجْعَتِ
 وَقَوْلِي مِنْ أُخِيرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كُنْتُ مُسْتَبِدَّةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَهْرٍ أَوْ فَنَاءَتِ
 إِلَى جُحُوفٍ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَسْوِلَ
 فِيهِ يَغْتَرِبَالُ فَنَاءَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالنُّمُوتِ وَبَعْدَ مَا قَدْ خَرَّ
 فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَا فِي الْقَدْرِ
 يَغْتَرِبُ وَجْهَهُ بِالنَّمَا وَكَهْ يَقُولُ
 اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى مُتَكَرِّاتِ النُّمُوتِ أَوْ
 قَالَ عَلَى مُتَكَرِّاتِ النُّمُوتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ لَا أَطْهِي أَحَدًا يَهْوِي مَوْتِ
 بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَاةِ مَوْتِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
كَانَتْ لَنَا قُبُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كُنْتُ أَفْقَهُ
مَا قُبِرَ اللَّهُ نَهْيًا إِلَّا لِإِي التَّوَمِيمِ
الَّذِي لَا يَحْتَاجُ أَنْ يَدْفَنَ فِيهِ إِذْ يَلْمُكَ
لِيَا مَوْمِنٍ هَذَا أَطْمَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
وَفَاتِهِ فَوَضَعَهُ فَمَثَلَتْ عَيْنُهُ
وَوَضَعَهُ مَكَدِيَّةً عَلَى سَاجِدَةٍ
وَقَالَ قَاتِلِيَّاهُ وَاصْبِيَّاهُ قَاتِلِيَّاهُ
عَلَيْكَ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَهْلَاءُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
فَنَقَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
أَخْلَصَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا
أَبْدَانَنَا مِنْ تَرَابٍ وَاقَالِيَّاهُ فِيهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَكْثَرْنَا
عَلَوْهَنَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَتْ تُوقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ
کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا اس پر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے ۔ جو
مجھے (ابھی تک) نہیں سمجھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میری قبر پر اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں
وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (الغنا) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ کے بستر پر ہی جگہ دفن کر دو۔

حضرت ابن عباس امیر المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف
لے گئے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں
آنکھوں کے درمیان اٹھایا پتا ہوتا ہے آپ کا دونوں کانوں پر ہوا
اللہ فرمایا اے نبی! اے برگزیدہ! اے دوست!
(صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرینہ طیبہ تشریف لائے تو انہیں
نبوت سے ہر چیز بھول گئی ابھی میں آپ کا وصال
مبارک ہوا ہر چیز تائیک ہر گئی ابھی میں نے
(مرقد اللہ) اٹھا سبک سے (تہ مجاہد) میں نہیں
تھے اب ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ
ہمیں اپنے دلی کا حالت بدلنا سمجھ گئی
(شدت غم کا وجہ ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سورہ
کے دن ہوا۔

حضرت سحر رعایت کرتے ہیں کہ یہ ہے

(رَأَى اللَّهَ عَنفُسًا) قَالَ قَبَضَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
 فَمَكَثَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثَّلَاثِ
 وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَ
 قَالَ غَيْرُهُ سَمِعَ صَوْتِ الْمَسَاحِفِ
 مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَهُوَ يُرَى
الْأَشَاءُ .

[illegible]

وہ حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سال ہوا میرا اس دن احد مکہ کی رات (انتظامِ حیات و حیزہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ راستہ (بدھ) کی رات (آپ کے وطن کی بھی یہی سنتیں ہیں) کہتے ہیں کہ امام باقر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آج کی خبریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سنیں گے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے صاحبزادے حضرت
ابوسعبد (رحمہ اللہ مننا) فرماتے ہیں: حضرت رسول اللہ
ﷺ کا حال صلیب صلیب کو حصار کہہ دیا،
اور مصلیٰ کو تدقین ہوئی۔

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ وسلم کے صحابی حضرت
سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں نقی طاری ہوئی
پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو
گیا ہے ؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ! صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے فرمایا حضرت جلال رضی اللہ عنہ سے کہ کہو کہ
وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ
وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر درد بار غشی داری ہو
گئی۔ پھر آپ کو کبر افاقتہ ہوا تو پوپ کیا نماز کا وقت ہو گیا؟
حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ! صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے فرمایا حضرت جلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت
ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (اس پر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل
میں جب وہ اس جگہ کے مقام اور پر اکٹھے ہوں گے
اور نماز میں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اللہ
کو حکم فرماتے ! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقتہ
ہوا تو پھر فرمایا جلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابو بکر کو کہو
کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو رانداغ مسطرت اریص

يَدْلَالٌ فَآذَنَ وَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى
بِالنَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ خِيفَةً فَقَالَ
انْظُرُوا إِلَيَّ مِنْ أَفْئِدَتِي عَنِّي فَجَاءَتْ
بِرَيْدَةَ وَرَجُلٌ اخْتَرَهُ فَنَاقَشَا
عَنِّيهِمَا فَنَدَّ رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ذُحَبَ لَيْسَ كُمْ فَآذَنَ إِلَى
أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ حَتَّى قَضَى أَبُو
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَاتَهُ ثُمَّ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ إِلَّا حَرَبَتْهُ يَسِينِي هَذَا قَالَ
وَكُنْتُ النَّاسُ أَوْتَمِينَ لَمْ يَكُنْ
فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَآمَنَ النَّاسُ
فَقَالُوا يَا سَائِلُ الطَّلَبِ إِلَى حَاسِبٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَدْعُهُ فَمَا تَبَيَّنَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّبَعَهُ
أَبِي وَهُمَا قَلْبًا رَأَى قَالَ بَيْنَ
أَقْبَحُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ إِلَّا حَرَبَتْهُ يَسِينِي هَذَا
كَقَالَ الطَّلَبِ فَمَا تَطَلَّعْتَ مَعَهُ فَبَاءَ
هُوَ وَالنَّاسُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طریقہ معلوم والی حد توں کی مثل جو مادی کہتے ہیں پھر
حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا
یہی وہ شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز کر کے (مذکورہ) بریدہ اور ایک مرد
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا مسلا
لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو
پچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں
اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے قسم!
اگر کس سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس ٹھوکر سے قتل کر
دیں گا۔ لیکن کچھ دنوں میں انہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا۔ اسی
یہی لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے
پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے عالم!
جاء اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار خدا کو بلا لاؤ
آپ نہ لاتے ہیں (میں) حق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس
آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے یہی میری (مذکورہ) حالت (میں)
نہ ملتا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو رو کر مجھے آیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا (میں نے عرض کیا) حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نہ لواتے ہیں میں کس سے یہ بات نہ سناؤں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اللہ نے مجھ سے
اپنی اس خطبہ سے قتل کر دیا گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا چلو چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس
وقت تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
(اور) حاضر ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفِرَحُوا بِمِثْ
كَأَفَرِحُوا لَهُ فَبَجَاءَ حَتَّى أَكَبَتْ
عَلَيْهِ وَمَسَتْهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
وَلَا تَقُومُ مَيِّتُونَ مَعَهُ فَتَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبِضْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْمُرُ قَبِيلَنَا
أَنْ فَتَنَا صَدَقَ كَالْوَلَا يَا صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْضَبِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَالَا مَعَهُ فَتَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ
قَوْمٌ فَيُكَيِّدُونَ وَيَدْعُونَ شَيْخًا
يُخْرِجُونَ شَيْخًا مِمَّا خَلَّ قَوْمٌ فَيُيَبِّدُونَ
وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ شَيْخًا يُخْرِجُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمِئْدُ فَنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْمُرُ قَبِيلَنَا
أَيُّنَ قَالَ فِي الْمَكَاتِ الذِّقْرِ قَبِضْ
اللَّهُ هَيْبُهُ رُوْحَهُ هَيَّاتِ اللَّهُ
لَهُ يَغِيْمُ رُوْحَهُ إِلَّا فِي مَضْجَانِ
طَلَبِ فَعَلِمُوا أَنْ فَتَنَا صَدَقَ
لَقَدْ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغِيْلَهُ بَنُو
أُمِيَّةٍ وَاجْتَمَعَ الْمُتَهَلِّجُونَ
فَيَتَشَاوَرُونَ فَتَالُوا انْطَلِقْ
يَتَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
مَنْ دَخَلَهُمْ مَقَامًا فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِتْنَا أَمِيرٌ وَمَنْكُمْ
أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بَشْرُ الْخَطَّابِ

اسے گویا مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسم اللہ میں پر جھکتے ہوئے اسے پھیرا اور پھر آپ
نے آیت پڑھی ہے تک آپ بھی وصال فرماتے تھے
یہی اللہ بھی مرنے والے ہیں پھر صحابہ کرام نے کس
اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ اکیلا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں !
چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے پیچ فرمایا ہے۔ پھر
انہوں نے یوحنا "اے یار خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں
آپ نے فرمایا ہاں پڑھو! پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
ایک جماعت راندہاں میں جو، تکبیریں کہیں دعا کریں
درد و مشورت پڑھیں اور ماہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت
داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں اور درد و مشورت پڑھیں
پھر تیسری جماعت یہاں تک کہ تمام لوگ حاضر ہو
جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کدوا
آپ نے فرمایا اس جگہ ہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
سبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
سبارک و پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
معلوم ہو گیا کہ آپ نے پیچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کے خاص برادر کی داسے منسل دیں۔ اور صحابہ
میں جو کہ مصافحت کے بارے میں باہم مشورہ کر رہے
تھے۔ پھر انہوں نے صحابہ میں آپ سے عرض کیا
کہ آپ چارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔
تاکہ ہم ان کو بھی مغورہ میں شریک کریں۔ دُوب وہاں
گئے تو انصار نے کہا ایک میرے ہیں جو ایک تمہیں

رَحِمَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَّمْ يَمُتْ هُنَا
الَّتِي تَقَاتِي النَّبِيَّ إِذْ هُمَا فِي
الْعَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّا اللّٰهُ مَعَنَا مِنْ هُنَا فَتَالَ مَشَرُّ
بَسَطَ يَدَيْهِ قَبْلَ يَمِينِهِ وَبَايَعَهُ
الْمَشَاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً
جَمِيلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُرْبِ الْمَوْتِ
مَا وَحَدَّ فَتَالَتْ مَا طَلَعَتْ رَحِمُ اللّٰهِ
عَنْهَا وَكَرَبَاةً فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا كُرْبٍ عَلَى رَأْسِهِ بَعْدَ
الْيَوْمِ رَامَهُ فَنَدَّ حَضَرَ مِنْ رَأْسِهِ مَا
لَيْسَ بِتَأْوِيلِ قَوْلِهِ أَحَدًا الْوَقَاةُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
أَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبَانِ
مِنْ أُمَّتِي أَدْعَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِمَا
الْجَنَّةَ فَتَالَتْ لَهُ عَدِيَّةٌ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ أُمَّتِكَ
فَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِيبٌ يَا مُوَفَّقُ
فَتَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِيبٌ مِنْ
أُمَّتِكَ قَالَ فَاتَا قَرِيبًا مَتَى لَنْ
يُجَابُوا بِمِثْلِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص
پر تین صفات ہیں جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں ا وہ در
میں سے دوسرا تھے جب وہ مدینہ فارغ ہوئے تھے جب انہوں نے
اپنے ساتھی سے فرمایا تم نہ کہنے تلک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر
آپ سے ملا وہ دو کون ہیں؟ یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھا یا انسان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی اور
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت وطینہ تکلیف
اچھا کر آپ کے छायाں شانِ محمدی ا پالی تو حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے تکلیف! ایسی آپ کو
کس قدر تکلیف ہے؟ اس پر انہا اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف
نہیں آئے گی۔ نیز والد ماجد کے پاس وہ چیز (حق)
حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت
کے دن ۵ نجات ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی
یک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے
دو درجہ نامانہ ہیں جو میری امت میں آپ صابر شاکر
ہوں، چوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے صاحبِ جنت میں
دال فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی تابع
بچہ ہو (تمہارا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا اس
جس کا ایک تابع فوت شدہ ہو (وہ بھی جنتی ہے)
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں
سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے
فرمایا میں اپنی امت کے لیے قریبہ نجات
ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے
پہنچی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُؤْمَرُ مَا تَرَكْنَا وَهَلْ
مَدَقَّةٌ؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يُقْبَلُ دَرَجَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةٍ نِسَائِي وَمَوْتِي
عَائِلَتِي وَهُوَ مَدَقَّةٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَدَخَلَ عَنِيهِ سَبْعَةُ أَرْحَافٍ مِنْ سَوْبِ
وَطْنِهِ وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَحَاءَ عَيْنٍ وَالْقَبَاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
يَحْتَوِيَانِ فَكَلَّ لَيْلَهُمْ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَلَسْتُ كُمْ يَا لَيْلَى بِأَذْيِهِ قَعُومُ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُؤْمَرُ مَا تَرَكْنَا مَدَقَّةٌ
فَقَالُوا أَلَيْسَ لَكُمْ فِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قُلٌّ وَأَشْكَتُ
فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبَا
عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی درہم
نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ
جیسا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری دولت درہم اور دینار
تقسیم نہیں کرے گی یہی اللہ جی مسخرات کے نعمات
اور اپنے مال و سیلے کے مصارف کے بعد جو بچا
ہو چھوڑنا وہ صدقہ ہے۔

حضرت ملک بن ادیس بن حشاش فرماتے ہیں کہ
میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا
(اسیثناء میں) حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت
عمر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور میرا)
حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس
میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صلوا
کراہی سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس
ذات کا قسم دیتا ہوں (کہ وہ بچتا ہوں) جس کے علم سے
آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہماری دولت تقسیم نہیں ہوگی ہم جو کچھ چھوڑ
جائیں (صدقہ ہے) انھوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ
اں اہم جانتے ہیں اس حدیث میں طویل مانع ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی
بکریاں اور ارٹ (چھوڑے) (اور اگر کہتے مجھے شک ہے
کہ شاید آپ نے) غلام اور لڑکی کے بارے میں
بھی فرمایا۔

باب خواب میں زیارت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عبارت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے، درحقیقت، مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں لے سکتا۔

صوت ابوسریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے، درحقیقت، مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہ لے سکتا، نہ میں لے سکتا نہیں اپنا شکل یا (مادہ کی شکل) لے سکتا۔

حضرت ابراہیم اشعری اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس سے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے، درحقیقت، مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں لے سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی، اور ابوسریہ (ابن عباس) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے، اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہت (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہت تھے۔

حضرت یزید بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى نَبِيَّيَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى نَبِيَّيَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى نَبِيَّيَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى بِي

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى نَبِيَّيَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي قَالَ أَبُو

صَعْدَةَ ثَابِتٌ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْفَحْشَنُ بْنُ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ بَلَّغْتُمْ بَلَّغْتُمْ يَه قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا كَانَ يُشَبِّهُهُ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي اسْحَقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَمَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اِنَّهُ عَلِيٌّ وَاسَلَّمَ فِي التَّوْمِ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ
اَنْ يَنْشِئَةَ لِي فَمَنْ رَاَنِي فِي التَّوْمِ فَقَدْ
رَاَنِي هَلَاكَ لَسْتَطِيعُ اَنْ تَنْتَحْتَ هَذَا
الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي التَّوْمِ قَالَ
لَهُمْ اَنْتُمْ لَكُمْ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
يَحْسُمُهُ وَلَحْمُهُ اسْمُهُ اِلَى الْبَيْتِ
اَكْثَلُ الْحَقِيقَيْنِ حَسَنُ الطَّبْعِ كَيْفَ
وَقَارِئُ التَّوْحِيدِ فَتَدَا مَلَأَتْ لِحْيَتَهُ
مَا بَيْنَ هَذِهِ فَتَدَا مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ
هَدُوءٌ وَلَا أُدْرِى مَا كَانَ مَعَهُ هَذَا
الَّذِي فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَطْبِ مَا
اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْتَحْتَ فَوْقَ هَذَا

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنِ
عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو
فَتَاةٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
رَأْيِي بِعَلِيٍّ فِي التَّوْمِ فَقَدْ رَأَى
الْحَقَّ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى هَنَاتِ
الشَّيْطَانِ لَا يَتَخَيَّلُ فِي قَالَ وَمَا دُيَا
الْمُؤْمِنِ جَزَاءٌ مِنْ يَسْتَعِي وَارْبَعِينَ
جَزَاءً مِنَ النَّبَوَةِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے منہ چاہیں ہو سکتا،
اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی
دیکھا۔ اہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا
تو اس شخص کا علیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا
انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرنا اس کا جسم اللہ گوشت و
آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا نہ بہت نرم نہ بہت تھوڑا
نہ بہت بے لہر نہ ہی بہت پست اگر تم گویا سفیدی نالی
سر میں آئیں، دلپسند مسکراہٹ غرضنا کانوں والا
چہرہ اللہ کانوں کے درمیان سے اللہ سینے کو پر کرنے والی
دھڑکن حضرت حوث راوی افراتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان
صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیدار کی حالت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گئے تو
ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ
سبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقحافہ کے
واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے من دیکھا یعنی
واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا
کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔
اور (یہ بھی) مندرایا کہ موسیٰ کی خواب
نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما مندراتے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
نَبِيُّ الْمَعَارِ لِي إِذَا ابْتُلَيْتَ بِالْقَضَاءِ
فَعَلَيْكَ بِالْأَمْرِ.

عَنْ أَبِي سَيْرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ دِينٌ فَتَأَمَّرُوا عَنَّهُ
تَأْخُذُوا وَنَافِعٌ لَكُمْ.

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) اجایا جائے تو
تجسس حدیث کی اتباع لازم ہے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث
مذکورہ دین میں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے رہے
جو یعنی دین دار اور دیندار آدمی سے حدیث یعنی چاہیے



اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اجمعین کے وسیعہ جلیلہ سے آج بتایا
۱۲۰۰ ہجری ۱۴۲۱ھ ترذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد لله على ذلك

بندہ نابکار: محمد صدیق ہزارہی ترمذی موضع چتر ڈاک خانہ چتر تحصیل و ضلع السہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لڑاکا شہزادی لاہور۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا هَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو هَالِيٍّ بِإِشْرَافِي
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَفِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَائِشٍ الْخَطَرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ
بْنِ يَحْيَى السَّكْسَكِيَّ عَنْ مُسَادَةَ بْنِ جَبَلٍ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلْزَمْتُ عَدَاةً عَنْ صَلَافَةِ
النَّبِيِّ حَتَّى كُنْتُ أَفْكُرُ يَا عَيْنُ النَّبِيِّ فَخَرَجَ
بِغَيْرِهَا تَتَوَبَّ بِالنَّبِيِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَرَّدَ فِي صَلَاتِهِ فَكُنْتُ سَاقِطًا
بِعَظَمَتِهِ قَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِي كُنُوكُمْ أَنْتُمْ تَوَفَّرَ
النَّبِيُّ لَيْتَنَا تَفَرَّقَ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأَحْبَبُ ثَكُّكُمْ
مَا سَبَّحْتُمْ عَلَيَّ إِلَّا لَعْنَةً (إِنِّي ضَعُفُ مِنَ النَّبِيِّ)
فَتَرَوْنَاهُ وَمَنْ لَيْتَكُمْ مَا قَدَرْتُ رَبِّي فَتَمَسَّتْ فِي
حَمَلِي حَتَّى اسْتَقْلَمْتُ فَأَذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ
وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ مَوَاقِعَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ
لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فَبَسَّ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى
فَلَمْتُ لَا أَذُرِّي قَالَتْهَا فَلَمْتُ قَالَ تَرَانِيَتْ وَحَمَّ
كُفَّ بَيْنَ كَتَفِي حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدًا أَنَا بِرَبِّي بَيْنَ
فَلَمْتُ فَتَجَلَّى فِي كُلِّ شَيْءٍ وَوَعَرْتُ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فَبَسَّ يَخْتَصِمُ
الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ مَا
هُنَّ قُلْتُ مَشَى الْأَقْدَامُ إِلَى الْحُسَيْنَاتِ
وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
إِسْبَاحِ الْوُحُودِ حِينَ الْكُفَّارَاتِ قَالَ فَبَسَّ
قُلْتُ إِنْ طَعَامُ الطَّعَامِ وَبَيْنَ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةِ
بِالنَّبِيِّ وَالنَّاسِ نَبَاً قَالَ سَلَى قَلْبِي النَّفْسُ
إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن
نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس تشریف
لے کر میں تاخیر ہو گئی یا ان تک کہ قریب تمام صبح گزر چکی تھی
میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے و نماز کے لیے تیار ہو گئی اور
آپ نے اعتدال کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پیرنے کے بعد میں
بکا مار بلند فرمایا اپنے صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہمدی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج میں کس چیز نے مجھے تیار
پاس آئے ہے وہ کہ نماز میں سات کو اطمینان و وضو کیا اور جس قدر نماز
میرے لیے مقدار تھی پڑھی، نماز میں مجھے نہ کھانے کی حاجت گزری
طبیعت پر حمل ہو گئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نایت بھی
صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے عرض کیا اسے قریب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس
بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں
جاتا تم مرتب کیا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس
کے ہر ایک ٹکڑے کے اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے
لیے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا
پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اسے رب!
فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض
کیا کہ کفار میں، فرمایا کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک
احمال کی طرف چلا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا اور ناگواری
کی حالت میں کمال وضو کرنا فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض
کیا کھانا کھانا نرم گفتگو کرنا اور بات کو نماز پر متوجہ کرنا
سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایوں دعا مانگو اے
اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور
مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور کہ مجھے بخش
دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے
تو مجھے فتنہ سے محفوظ اور موت دے دے۔ (اے اللہ!)
میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی

